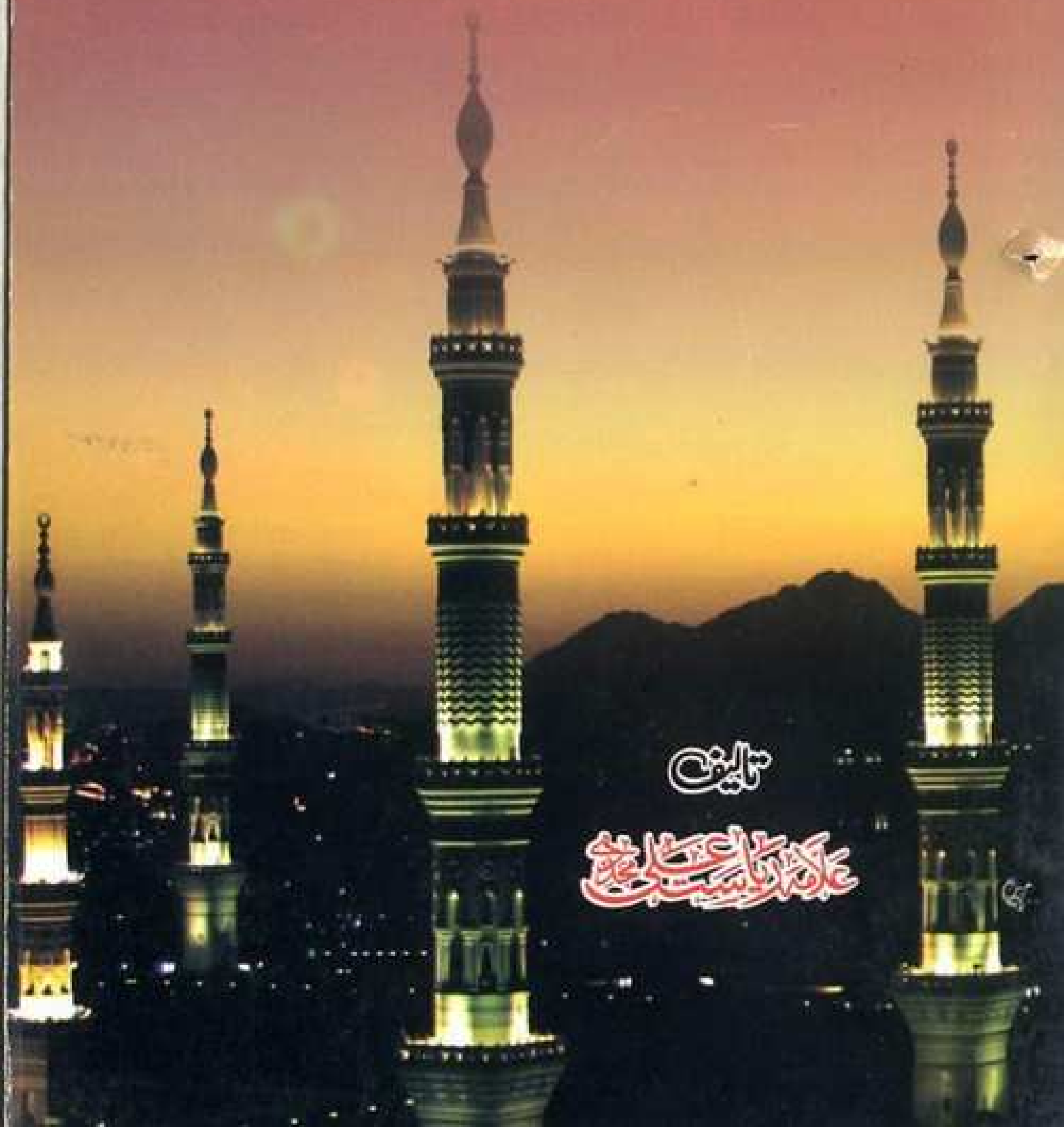


برکات تراویح



تالیف
علامہ ابوالحسن علی Nadwi



تالیف

علامہ ریاضی سیب علی مجاہد

اولیٰ سیب علی سیٹال جامعہ رضائیہ مجتبیٰ اعظمیہ دہلی

پنپانزک الوئی گوجرانوالہ 0346-6172671

﴿فہرست﴾

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
4	حسن انتساب.....	1
7	تحقیق انسانیت کا مقصد.....	2
11	رات کا قیام سرور کائنات ﷺ کا محبوب عمل.....	3
14	اختیار رات مصطفیٰ ﷺ.....	4
21	تعارف نماز تراویح.....	5
24	نماز تراویح کی حکمتیں.....	6
26	نماز تراویح کی برکتیں.....	7
28	گناہوں کی بخشش.....	8
31	نماز تراویح سے رسول اللہ ﷺ کی محبت.....	9
35	رسول اللہ ﷺ حاضر و ناظر.....	01
48	جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دوزخ کے بند ہو جاتے ہیں..	11
51	نماز تراویح ثواب کی چیز ہے.....	12
52	ہر سجدہ کے بدلے ڈیڑھ ہزار نیکی.....	13
56	باجماعت نماز تراویح کی فضیلت.....	14
58	نماز تراویح کی ترغیب.....	15
65	تاریخ نماز تراویح.....	16
78	تراویح کی رکعات.....	17
84	نماز تراویح کے احکام و مسائل.....	18
96	فہرست المراجع والمصادر.....	19

﴿جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں﴾

نام کتاب	:	برکات تراویح
تالیف	:	ریاست علی مجددی
بااہتمام	:	شیخ محمد سرور اویسی
کیوزنگ	:	طاہر کیوزنگ سنٹر کوٹ قاضی گوجرانوالہ
اشاعت	:	جولائی 2011ء
تعداد	:	1100
صفحات	:	96
ہدیہ	:	60 روپے

ملنے کے پتے

جلالیہ صراط مستقیم گجرات / نظامیہ کتاب گھر اردو بازار لاہور / رضا بک شاپ گجرات
 مکتبہ مہرید رضویہ کالج روڈ ڈسکہ / مکتبہ رضائے مصطفیٰ چوک دارالسلام سرکل روڈ گوجرانوالہ
 مکتبہ فیضان مدینہ سرائے عالمگیر، مکتبہ الفجر سرائے عالمگیر / مکتبہ فیضان اولیاء کاموکی
 مکتبہ فیضان مدینہ لکھنؤ / مکتبہ فکر اسلامی کھاریاں / کرمانوالہ بک شاپ اردو بازار لاہور
 صراط مستقیم پبلی کیشنز 5,6 مرکز الادلہ دربار مارکیٹ لاہور / احمد بک کارپوریشن راولپنڈی
 سنی پبلی کیشنز گوجرانوالہ، مکتبہ ضیائیہ اقبال روڈ راولپنڈی، صراط مستقیم پبلی کیشنز گوجرانوالہ
 مکتبہ مہرید کاظمیہ جامعہ انوار العلوم نیولمان / مکتبہ صابریہ لاہور / اویسی بک شال گوجرانوالہ

حسن انتساب

اپنے پیر و مرشد... قبلہ عالم... سراج العارفین... امام السالکین
شہباز طریقت... شناسائے رموز معرفت و حقیقت... آفتاب نقشبندیہ و مجددیت
چراغ راہ جہاد... داعی صراط حق... وقار عالماں... صاحب عرفاں
سعید عصر... غوثِ زماں... اک ملک صفت انساں
تاج زمانہ... پہچان گوجرانوالہ... سعید الاولیاء
شارح مکتوبات امام ربانی

حضرت علامہ ابوالبلیان پیر محمد سعید احمد مجددی قدس سرہ السعدی

کی خدمت اقدس میں بعد عجز و نیاز

جن کی نگاہ فیض سے بندہ تاجز یہ خدمت سرانجام دے سکا

گر قبول اقتدر ہے عز و شرف

ریاست علی مجددی

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ
شَفِیْعِ الْمَذْمُوْمِیْنَ بِرَحْمَةِ الْعَلِیْمِیْنَ، سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ
وَقَدَرَتِهِ اَجْمَعِیْنَ۔ اَمَّا بَعْدُ

تمام تعریفیں اُس رحمن و رحیم ﷺ کے لئے ہیں جس نے ماورِ مضان کو سارے
سال کے مہینوں پر برتری عطا فرمائی اور روزہ کی فرضیت کے لئے سارے مہینوں میں سے اسے
منتخب فرمایا رسول کریم ﷺ کو راتوں کے قیام کی دعوت دی اور آپ ﷺ کی اقتداء میں قیام
کرنے والوں کو غلطیوں اور گناہوں سے معافی کی بشارت دی۔

اور لا تعداد درود و سلام سید الغلیمین، شفیع المذمومین، اکرم الاولین والآخرین، سرور عالم،
نور مجسم... احمد مجتبیٰ... محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں جو ساری زندگی بارگاہ خداوندی سے
اپنی اُمت کی بخشش ہی مانگتے رہے۔ پھر آپ کی دعاؤں کو شرف قبولیت عطا فرماتے ہوئے
ﷺ نے آپ ﷺ کی اُمت کی بخشش و نجات کے لئے لا تعداد اسباب پیدا فرمادیئے انہیں
میں سے ایک نماز تراویح بھی ہے جس کے پڑھنے والوں کے لئے حضور نبی کریم ﷺ نے
گناہوں سے معافی کی بشارت سنائی کہ جو اخلاص اور ثواب کی نیت سے رمضان المبارک میں
قیام کرے گا یعنی نماز تراویح پڑھے گا وہ گناہوں سے ایسے پاک و صاف ہو جائے جس طرح
آج ہی اُس نے اپنی والدہ کے شکم سے جنم لیا ہو۔

تاجز راقم الحروف نے نماز تراویح کے فضائل و مسائل پر ۲۰۰۰ میں ایک چوبیس صفحات کا
رسالہ مرتب کیا تھا اب اُسے از سر نو ترتیب دیا گیا ہے جس میں نماز تراویح کے فضائل و مسائل
اور تاریخ، تعداد برکات کے علاوہ حضور نبی کریم ﷺ کے اختیارات اور آپ کے حاضر و ناظر
ہونے کے متعلق واقعات بھی شامل ہیں۔ جو کہ ایمان کی تازگی کے لئے بڑے مفید رہیں گے۔
اور اس کا نام ”برکات تراویح“ رکھا ہے۔ اس میں جو خوبی نظر آئے وہ میرے والدین کی
دعاؤں اور مرشد گرامی قدر شارح مکتوبات امام ربانی، شیخ طریقت، حضرت علامہ مولانا ابوال
البیان پیر محمد سعید احمد مجددی ﷺ کی نظر ولایت کا کرشمہ ہے کہ تاجز یہ چند اوراق لکھنے کے

لائق ہوا۔ اُمید ہے قارئین کرام پسند فرمائیں گے۔

قارئین کرام! سے گزارش ہے کہ جہاں کہیں کوئی کی نظر سے گزرے، تو اصلاحی پہلو کو پیش نظر رکھتے ہوئے ضرور آگاہ فرمائیں۔ انشاء اللہ سندھ ایڈیشن میں اس کی تصحیح کرنے کی کوشش کی جائے گا۔

اپنے انتہائی محسن مولانا محمد نعیم اللہ خاں قادری، بی ایس سی... بی ایڈ... ایم اے... اُردو... پنجابی... تاریخ (آف کاموگی) جنہوں نے انتہائی اہم مشوروں سے نوازا اور صحیح بھی فرمائی اور محمد علیم خاں صاحب آف مغل چک جو اپنا قیمتی وقت نکال کر اہم مشوروں سے نوازتے رہے، حریہ جن علماء و مشائخ کے کلام سے استفادہ کیا گیا، معاویہ بنی نصرات، پبلشرز اور جو صاحبان ذوق و شوق محبت سے اس کا مطالعہ کر کے عمل کرنے کی کوشش کریں گے، دعا ہے اللہ تعالیٰ انہیں اپنے پیارے حبیب، محمد مصطفیٰ ﷺ کی شفاعت سے بہرہ مند فرمائے۔

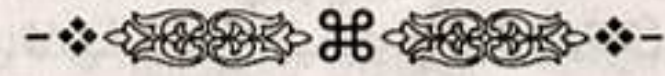
بارگاہ ربوبیت میں دست بدعا ہوں کہ اے بار الہ! تو نے اپنے ایک حقیر سے بندے کو اس عظیم کام کی توفیق عطا فرمائی، اب اسے قبول فرماتے ہوئے پروردگار، اپنے محبوب مکرم ﷺ کی شفاعت کا ذریعہ بنادے۔ آمین، یا رب العالمین، بجا وسید المرسلین ﷺ

ریاست علی مجددی

جامع مسجد خوشبوئے مصطفیٰ ﷺ

کوٹ قاضی حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ

۲۷ رجب المرجب ۱۴۳۲ھ بمطابق ۳۰ جون ۲۰۱۱ء



بسم اللہ الرحمن الرحیم

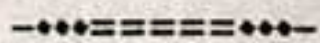
تخلیقِ انسانیت کا مقصد

اللہ رب العزت نے تمام عالمین کو تخلیق فرمایا۔ لیکن کسی بھی چیز کو بیکار پیدا نہیں کیا، ہر ایک کو با مقصد تخلیق فرمایا۔ خصوصی طور پر جنوں اور انسانوں کی تخلیق کا مقصد بیان کرتے ہوئے قرآن مجید فرقان حمید میں ایک مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں.....

”وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۝“ ﴿الذاریات: ۵۱ آیت ۵۶﴾

ترجمہ: اور ہم نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کیلئے تخلیق فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کے اسی مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے نیک اور سعادت مند انسانوں نے توفیق الہی سے اپنی پیشانی کو اپنے پروردگار کے آگے جھکا دیا، سر سجدے میں رکھا اور زبان سے اعلان کیا ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى“ (پاک ہے میرا رب جو سب بڑوں سے بڑا ہے)۔ حق بندگی ادا کرنے کے لئے رات دن میں فرائض کے ساتھ ساتھ بیسیوں نوافل پڑھنے شروع کر دیئے۔



محبوب ﷺ کی بات ہی کچھ اور ہے

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام صالحین نبی اور رسول بارگاہ رب العزت میں سر نیاز جھکاتے رہے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہے۔ راتیں قیام رکوع اور سجود میں گزر جاتیں لیکن کسی کو بھی بارگاہ خداوندی سے یہ پیغام نہ آیا کہ کچھ آرام بھی کر لیا کرو۔ مگر قربان جائیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس پر کہ جب آپ ﷺ نے اس عالم دنیا میں مبارک قدم رکھے تو آتے ہی رب تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کیا۔ سر سجدے میں ہے اور یوں حق بندگی ادا ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دے رہے ہیں اور اپنی رسالت کا اعلان فرما رہے ہیں۔

مخدومہ کائنات سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضور سید عالم ﷺ اس کائنات ہست و بود میں جلوہ آراء ہوئے تو آپ ﷺ کے لب لعلیں متحرک تھے۔ جب آپ ﷺ کے ہونٹوں کے قریب کان کر کے سنا گیا تو آپ ﷺ شہادت تو حید و رسالت کا اقرار و اعلان کر رہے تھے۔

امام حسین بن محمد بن الحسن الدیاربکری رحمہ اللہ اپنی کتاب ”تاریخ الخمیس“ میں لکھتے ہیں

انه ﷺ لما وقع على الارض رفع راسه وقال بلسان فصيح

لا اله الا الله و انى رسول الله:

ترجمہ: جب حضور ﷺ بعد از ولادت زمین پر تشریف فرما ہوئے تو آپ نے اپنا سر انور اٹھایا اور فصیح زبان میں فرمایا ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں۔“ ﴿میلاد النبی ﷺ ۲۰۲۲ء پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری﴾

وقت گزرتا گیا آپ ﷺ بچپن کی پُر نور بہاریں طے کرتے ہوئے شباب کی منزل تک پہنچے تو عارِ حرا کی خلوتوں میں کئی کئی دن تک اللہ تعالیٰ کی عبادت میں محو رہنے لگے۔ حتیٰ کہ وہیں چالیس سال کی عمر مبارک میں آپ ﷺ پر پہلی وحی کا نزول ہوا اور آپ ﷺ نے نبوت کا اعلان فرمایا۔ دین اسلام کی تبلیغ کے ساتھ ساتھ رات کے وقت قیام کا یہ حال تھا کہ.....

أم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ اتنا لمبا قیام فرماتے کہ آپ ﷺ کی مبارک پنڈلیاں سوج جایا کرتی تھیں۔

﴿سنن ابن ماجہ جلد ۲ رقم الحدیث ۱۳۲۰ صحیح سنن الترمذی جلد ۲ رقم الحدیث ۴۱۲﴾
اکثر ساری رات قیام رکوع اور سجدے میں گزر جایا کرتی تھی۔ آخر اللہ تعالیٰ نے محبت بھرا پیغام بھیج دیا کہ محبوب کچھ آرام بھی کر لیا کرو۔ چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ

”يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ الْقَلِيلُ ۖ قُمْ إِلَى الْفَلَا ۖ لَا تَمْلِكُ إِلَّا الْقَلِيلُ ۖ تَصِفُهُ أَوْ تَنْقُصُ مِنْهُ قَلِيلًا ۖ أَوْزِدْ عَلَيْهِ وَدَرِّبِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا ۖ“ ﴿سورۃ زل آیت نمبر ۱۳﴾

ترجمہ: اے کملی کی جھرمٹ والے (حبیب ﷺ) آپ (ﷺ) رات کو (نماز کے لئے) قیام فرمایا کریں مگر تھوڑا یعنی آدمی رات یا اس سے تھوڑا کم کر لیا کریں یا اس پر کچھ بڑھا لیا کریں کرذیں اور (حسب معمول) قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کریں۔

ان آیات مقدسہ کے تحت ضیاء الامت پر محمد کرم شاہ رحمہ اللہ رقم طراز ہیں:
”قُمْ إِلَى الْفَلَا“ سے تو یہ سمجھا جاسکتا تھا کہ ساری رات نماز پڑھتے پڑھتے گزار دیجئے لیکن ”إِلَّا الْقَلِيلًا“ فرما کر اس خیال کی نفی کر دی۔ فرمایا کچھ وقت آرام بھی فرمایا کریں۔“

عوف رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث سنائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر رمضان المبارک کے روزے فرض کئے ہیں اور میں نے مسلمانوں کی بہتری کے لئے رمضان المبارک کی راتوں میں قیام کرنا (یعنی تراویح پڑھنا) سنت مقرر دیا ہے جو شخص ایمان کی حالت میں صحیح اعتقاد کے ساتھ ثواب کی نیت سے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور (قیام کرے) یعنی نماز تراویح ادا کرے تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہو جائے گا جس طرح اُس دن تھا جس دن اُس کی ماں نے اُسے جنم دیا تھا۔ (یعنی اُس کے سابقہ تمام گناہ معاف ہو جائیں گے)

وضاحت:- شرح صحیح مسلم میں امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس حدیث مبارک میں قیام رمضان سے مراد نماز تراویح ہے۔

رمضان شریف کی راتوں کے قیام سنت کا نام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے تراویح فرمایا ہے۔ اور جہاں رمضان شریف کے قیام اللیل کا ذکر ہوگا تو اُس کا نام تراویح ہوگا اور جہاں تراویح کا ذکر ہوگا وہاں تراویح کی تعداد بیس (۲۰) رکعت ہوگی۔ ﴿معیاری صلوٰۃ ۱۸۳﴾

اس بات پر اُمت کا اجماع ہے کہ تراویح پڑھنا مستحب ہے امام ابو حنیفہ امام احمد بن حنبل امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور بعض مالکیہ کے نزدیک تراویح جماعت کے ساتھ پڑھنا افضل ہے کیونکہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور جماعت صحابہ نے جماعت کے ساتھ تراویح پڑھی اور آج تک تمام مسلمانوں کا اس پر عمل ہے اور یہ نماز عید کی طرح شعائر مسلمین سے ہوگئی۔ ﴿شرح صحیح مسلم جلد ثانی صفحہ ۳۹۳﴾ علامہ غلام رسول سعیدی

اس حدیث پاک سے پتہ چلا کہ رمضان کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض فرمائے اور رات کے قیام (تراویح) کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت مقرر فرمایا۔ نماز

تراویح حکم رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ نماز تراویح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب ہے۔ لہذا آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے روگردانی نہیں کرنی چاہئے اور محبوب کی محبوب نماز کو محبت سے ادا کرنا چاہئے۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کا ذریعہ ہے اور اہم بات یہ ہے کہ نماز تراویح کے قیام کو خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت قرار دیا۔

سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا صلہ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میری سنت سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ ﴿ترمذی شریف ج ۳ ص ۳۱۰﴾

کرم رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز تراویح جو جماعت کے ساتھ پڑھائی اس سے نوافل کی جماعت کا جواز معلوم ہوا اور صحابہ کرام کے وفور اشتیاق کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم چوتھے دن تراویح پڑھانے تشریف نہیں لائے۔ اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں۔

اول..... یہ کہ کسی حرج اور نقصان کے خطرہ کے پیش نظر منفعیت والے کام کو بھی ترک کر دینا چاہئے۔

دوم..... یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بہ نسبت ہم بعد کے مسلمانوں کا زیادہ خیال رکھا ہے کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو زیادہ عبادت کرنے پر حریص تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھنا اُن کے نزدیک سب سے بڑی سعادت اور عبادت اور سب سے زیادہ خوشی کا باعث تھی اور ظاہر ہے کہ فرض کا اجر نفل سے کہیں زیادہ ہوتا ہے۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نفل پڑھاتے رہتے اور

تراویح فرض ہو جاتی تو یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عین مقصود اور دلی تمنا تھی، لیکن آپ ﷺ کی نظر ہم لوگوں کی طرف تھی کہ اگر تراویح فرض ہو گئی اور یہ لوگ نہ پڑھ سکے تو ان کو فرض کے ترک کا گناہ ہوگا۔ آپ ﷺ نے ہمیں گناہ سے بچانے کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اشتیاق اور ان کی دلی آرزو کا خیال نہ کیا، اللہ! اللہ! سرکار ﷺ کو ہمارا کتنا خیال تھا، سرکار ﷺ ہماری کس قدر رعایت کرتے تھے! سوچئے ہم سرکار ﷺ کا کس قدر خیال رکھتے ہیں اور آپ ﷺ کے احکام کی کتنی رعایت کرتے ہیں۔ ﴿شرح صحیح مسلم جلد ثانی صفحہ ۴۹۴ راز علامہ غلام رسول سعیدی﴾

اختیارات مصطفیٰ ﷺ

درجہ بالا حدیث مبارکہ سے حضور نبی کریم ﷺ کا اختیار بھی ثابت ہو رہا ہے کہ پیارے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تمہارے لئے رمضان کے مہینے کا قیام سنت مقرر کر دیا ہے۔ اس سے پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اختیار عطا فرمایا جیسا کہ کئی احادیث مبارکہ سے آپ ﷺ کا اختیار ثابت ہے۔

چند احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں.....

۱..... حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا.....

بیشک ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم کر دیا اور میں مدینہ منورہ کے دونوں سنگلاخ وادیوں کے درمیان کو حرم کرتا ہوں۔ ﴿صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۳۸ صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۲﴾

۲..... حضور سرور کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا.....

اگر مجھے اپنی امت کو مشقت میں ڈالنے کا لحاظ نہ ہوتا تو میں ان پر فرض کر دوں کہ نماز عشاء تہائی یا آدمی رات تک تاخیر سے ادا کریں۔

﴿ابن ماجہ: ۶۹۱ مسند احمد: ۲۳۳/۲ ج ۲ ص ۲۵۸﴾

۳..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے حج کیا کرو۔ ایک شخص نے عرض کی کہ کیا حج ہر سال فرض ہے؟ آپ ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ اس شخص نے یہی سوال تین بار کیا۔ (تیسری بار سوال کرنے پر) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں (آج) ”ہاں“ کہہ دیتا تو حج ہر سال واجب ہو جاتا اور تم اس کی طاقت نہ رکھتے۔ ﴿مسلم شریف: ۴۰۹۱ ترمذی شریف: ۱۰۰۱ ابن ماجہ شریف: ۲۱۳﴾

۴..... ابن السکن میں ابو العثمان ازوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کو پیغام نکاح دیا، سید عالم ﷺ نے فرمایا: مہر دو۔ اس نے عرض کی حضور میرے پاس کچھ نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا:

کیا تجھے قرآن عظیم کی کوئی سورت نہیں آتی، وہ سورت سکھانا ہی اس کا مہر کر دو۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیرے بعد یہ پھر کسی اور کو کافی نہیں۔

﴿مالک وغیرہ رحمہم اللہ﴾

مکمل روایت ملاحظہ فرمائیں.....

حضرت اہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میں اس لئے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں تاکہ (کسی بھی قسم کے مہر کے بغیر) آپ ﷺ مجھ سے شادی کر لیں۔ نبی کریم ﷺ نے اس کی طرف دیکھا اور پر سے نیچے تک اس کا جائزہ لیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر جھکا لیا۔ جب اس عورت نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کیا تو وہ بیٹھ گئی۔ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! اگر آپ

اس کے ساتھ شادی نہیں کرنا چاہتے تو میری اس کے ساتھ شادی کر دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا کیا (مہر ادا کرنے کے لئے) تمہارے پاس کچھ ہے؟ اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! اللہ کی قسم! نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے گھر یاؤ اور تلاش کرو کہ کیا تمہیں کوئی چیز مل سکتی ہے؟ وہ صاحب اپنے گھر گئے اور واپس آ کر عرض کی نہیں! اللہ کی قسم! مجھے کوئی چیز نہیں ملی۔ نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا۔ تم تلاش کرو اگرچہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی ہو وہ صاحب گئے اور واپس آ کر عرض کی نہیں! یا رسول اللہ ﷺ! اللہ کی قسم! (میرے پاس مہر ادا کرنے کے لئے) لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ہے۔ البتہ میرے پاس یہ چادر ہے اس کا نصف حصہ میں اس خاتون کو (بطور مہر) ادا کر سکتا ہوں (راوی اہل کہتے ہیں) اس شخص کے پاس کوئی اور چادر نہیں تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا اس وقت تم کیا کرو گے؟ اگر اس عورت کے پاس اس کے علاوہ کوئی اور چادر نہ ہوئی اگر وہ عورت یہ چادر پہن لے گی تو تم اس چادر کو استعمال نہیں کر سکو گے۔ (راوی کہتے ہیں) وہ صاحب بیٹھ گئے خاصی دیر بیٹھے رہنے کے بعد وہ کھڑے ہو گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں واپس جاتے ہوئے دیکھا تو انہیں واپس بلوایا وہ واپس آئے تو آپ نے دریافت کیا تمہیں قرآن کتنا یاد ہے؟ وہ بولے فلاں فلاں سورتیں یاد ہے اور پھر انہوں نے وہ سورتیں گواہیں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا کیا تم انہیں زبانی پڑھ سکتے ہو؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں! آپ نے فرمایا: جاؤ! جو قرآن تمہیں یاد ہے اس کی وجہ سے میں نے تمہارا نکاح اس عورت سے کر دیا۔

﴿مسکوٰۃ شریف جلد دوم کتاب النکاح حدیث نمبر ۳۳۸۳﴾

﴿بخاری شریف جلد سوم کتاب النکاح﴾

۵..... حضرت عمار بن خزیمہ سے روایت ہے کہ ان کے چچا نے جو صحابی رسول بھی ہیں۔ یہ حدیث بیان کی کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک اعرابی سے گھوڑا خریدا اور فرمایا کہ میرے ساتھ چلو تا کہ میں تمہیں اس کی قیمت ادا کروں۔ حضور ﷺ نے چلنے میں ذرا جلدی کی اور اس اعرابی نے دیر کی تو کچھ لوگ اعرابی کے ساتھ گھوڑے کا سودا کرنے لگ گئے کیونکہ انہیں معلوم نہ تھا کہ آپ ﷺ نے یہ گھوڑا خریدا ہے۔ یہاں تک کہ بعض نے تو حضور ﷺ کی قیمت سے بھی زیادہ قیمت لگا دی۔ یہ سن کر اعرابی نے حضور ﷺ کو آواز دی کہ اگر آپ اس گھوڑے کو خریدنا چاہتے ہو تو خرید لیں ورنہ میں اس کو بیچ رہا ہوں۔ آپ ﷺ یہ سن کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ کیا میں تجھ سے یہ گھوڑا خرید نہیں چکا؟ اس نے کہا کہ بالکل نہیں۔ خدا کی قسم میں نے تو بیچا ہی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں میں نے یہ گھوڑا تجھ سے خریدا ہے۔ اعرابی نے کہا کہ کوئی گواہ پیش کرو۔ جس کے سامنے میں نے فروخت کیا ہو۔ یہ صورتحال دیکھ کر جو بھی مسلمان آتا وہ اعرابی پر اظہارِ افسوس کرتا کیونکہ حضور ﷺ سوائے حق کے کچھ فرماتے ہی نہیں۔ اتنے میں حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ آگئے اور آتے ہی کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تو نے اس گھوڑے کو نبی کریم ﷺ کے پاس فروخت کر دیا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تو کس طرح گواہی دیتا ہے؟ حالانکہ تو اس وقت موجود نہ تھا۔ حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! جب میں آسمان کی خبروں میں آپ کو سچا مانتا ہوں تو کیا اس بات میں سچا نہ مانوں؟ تو اس وقت نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں خزیمہ رضی اللہ عنہ کی گواہی کو دو گواہوں کے برابر قرار دیتا ہوں۔

﴿صحیح بخاری: ۱۳۹۲/۱ اور ۵۰۵۷۷۱ ابوداؤد شریف ☆ مصنف ابن ابی شیبہ﴾

۶..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں ہلاک ہو گیا، میں رمضان شریف میں اپنی بیوی سے ہمبستری کر بیٹھا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تو غلام آزاد کر سکتا ہے۔ اُس نے عرض کیا ”نہیں“ آپ ﷺ نے پھر پوچھا کہ کیا ساتھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ اُس نے کہا ”نہیں“ اتنے میں حضور ﷺ کی خدمت میں کھجوریں لائی گئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ انہیں لوگوں میں تقسیم کر دے تیرا کفارہ ادا ہو جائے گا۔ اُس نے عرض کیا کہ حضور ﷺ! پورے مدینہ شریف میں مجھ سے زیادہ محتاج کوئی بھی نہیں۔ حضور ﷺ! یہ سن کر ہنس پڑے اور فرمایا: جا یہ کھجوریں اپنے گھر والوں کو کھلا دے تیرا کفارہ ادا ہو جائے گا۔

﴿صحیح مسلم: ۳۵۴۱/۱ صحیح بخاری: ۲۵۹۱/۱﴾

۷..... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُن کے ماموں ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی تھی۔ جب معلوم ہوا یہ کافی نہیں تو نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی حضور اودہ تو میں کر چکا اب میرے پاس چھ مہینے کا بکری کا بچہ ہے مگر سال بھر والے سے اچھا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُس کی جگہ اسے کر دو اور ہر گز اتنی عمر کی بکری تمہارے بعد دوسروں کی قربانی میں کافی نہ ہوگی۔ ﴿صحیح بخاری: ۱۳۱۱/۱ صحیح مسلم﴾

ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں اس حدیث کے نیچے ہے.....

نبی کریم ﷺ نے یہ ایک خصوصیت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کو بخشی جس میں دوسرے کا حصہ نہیں اس لئے نبی کریم ﷺ کو اختیار تھا کہ جسے چاہیں جس حکم سے چاہیں خاص فرمادیں۔ ﴿الاسن والعلی: ۳۲۷﴾

۸..... دو صاحبوں کو ریشمی کپڑے پہننے کی اجازت فرمادی۔ حدیث ملاحظہ فرمائیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زبیر بن العوام اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے بدن میں خشک خارش تھی۔ حضور سید عالم ﷺ نے انہیں ریشمی کپڑے پہننے کی رخصت دی۔ ﴿بخاری شریف: ۳۰۹۱/۱ مسلم شریف: ۵۴۲۲/۱ ترمذی شریف﴾

۹..... حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کو بحالت جنابت مسجد اقدس میں رہنا جائز فرمادیا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے امیر المؤمنین مولیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے فرمایا: اے علی! میرے اور تمہارے سوا کسی کو حلال نہیں کہ اس مسجد میں بحال جنابت داخل ہو۔ ﴿صحیح مسلم: ۱۹۳۲/۲ جامع ترمذی﴾

۱۰..... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو سونے کی انگٹھی پہننے کی اجازت فرمادی۔

محمد بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو انگٹھی پہنے دیکھا لوگ اُن سے کہتے تھے کہ آپ سونے کی انگٹھی کیوں پہنتے ہیں؟ حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے اس سے ممانعت فرمائی ہے تو حضرت براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ حضور ﷺ کے سامنے اموال غنیمت، غلام و متاع حاضر تھے۔ حضور ﷺ تقسیم فرما رہے تھے۔ سب بانٹ چکے یہ انگٹھی باقی رہی حضور ﷺ نے نظر مبارک اٹھا کر اپنے اصحاب کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا پھر نگاہ نیچی کر لی پھر نگاہ اٹھا کر ملاحظہ فرمایا پھر نگاہ نیچی کر لی پھر نگاہ اٹھا کر دیکھا اور مجھے بلایا اے براء! میں حاضر ہو کر حضور ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ سید اکرم ﷺ نے انگٹھی لے کر میری کلائی تھامی پھر فرمایا: ”لے بہن لے جو کچھ تجھے اللہ اور اُس کا رسول پہناتے ہیں“۔ براء رضی اللہ عنہ فرماتے تھے لوگو! کیونکر مجھے کہتے ہو کہ میں وہ چیز اتار ڈالوں جس کو مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا کہ ”لے بہن لے جو کچھ تجھے اللہ اور اُس کا

رسول پہناتے ہیں۔ ﴿صحیح مسلم: ۱۷۹۲﴾ صحیح بخاری کتاب المرض ﴿

۱۱..... روایت ہے کہ حضور سرور عالم ﷺ نے سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے فرمایا: وہ وقت کیسا وقت ہوگا جب تجھے کسریٰ بادشاہ ایران کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ جب ایران زمانہ امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں فتح ہوا اور کسریٰ کے کنگن کمر بند تاج خدمت فاروقی میں حاضر کئے گئے۔ امیر المؤمنین نے سراقہ کو پہنائے اور فرمایا: ”اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہو اللہ بہت بڑا ہے سب خواباں اللہ کو جس نے یہ کنگن کسریٰ بن ہر مز سے چھینے اور سراقہ دیہاتی کو پہنائے۔

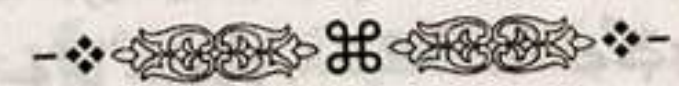
﴿دلائل النبوة راز امام بیہقی رحمہ اللہ﴾

۱۲..... حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو جہاد میں حاضری کے بغیر مال غنیمت کا مستحق فرمادیا اور عطاء فرمایا۔ ﴿صحیح بخاری شریف مسند ترمذی شریف﴾

۱۳..... حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور وہ اس شرط پر مسلمان ہوا کہ وہ صرف دو نمازیں پڑھے گا تو حضور ﷺ نے اس کی یہ شرط قبول فرمائی۔

﴿مسند امام احمد: ۲۵/۵﴾

حضور نبی کریم ﷺ کے اختیارات کے متعلق واقعات سے احادیث کی کتابیں بھری پڑی ہیں ایمان کی سلامتی اور تازگی کے لئے اس موضوع پر علماء اہل سنت نے بڑی عرق ریزی سے ضخیم کتابیں بھی تصنیف فرمائی ہیں۔



تعارف نماز تراویح

رمضان المبارک فیضان الہی کی اس آبشار کا نام ہے جس کا قطرہ چمکتے ہی رحمت کے جلوے نکھر جاتے ہیں۔ اس رمضان میں کہیں عبادت کے رتبے ہیں تو کہیں شوقِ تلاوت اس کے جلو میں ہر مسلمان کے ذہن میں ایمان کا دریچہ کھلتا ہے جس کی تابانی سے سال کے بقیہ مہینے چمک اٹھتے ہیں۔ فیصل رمضان پر جو عبادت کے چراغ فروزاں ہیں ان میں ایک تراویح بھی ہے۔

رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں تین قسم کی مخصوص عبادتیں ہیں جو سال بھر اور کسی مہینے میں نہیں (۱) دن کے وقت روزہ رکھنا (۲) رات کو نماز تراویح پڑھنا (۳) آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھنا۔

ان میں سے نقلی طور پر روزہ اور اعتکاف تو دوسرے مہینوں میں بھی ہو سکتا ہے۔ اگرچہ ان کے فضائل اور احکام الگ ہیں۔ لیکن ماہ رمضان المبارک میں ایک مخصوص عبادت ایسی ہے جو رمضان المبارک کے علاوہ کسی اور مہینے میں نہیں ہو سکتی اس عبادت کا نام ہے ”قیام رمضان“۔ جسے عرف عام میں ”نماز تراویح“ کہا جاتا ہے۔

نماز تراویح بڑی نفع بخش عبادت ہے اس کی بہت زیادہ برکات ہیں یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندے اسے غنیمت جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا بہت اچھا موقع ملا ہے۔ چنانچہ اس نماز کو بڑے خشوع اور خضوع سے ادا کرنا

چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں درجات بلند ہوں۔

نماز تراویح مسلمانوں کے لئے ایک ایسی عبادت ہے جو صرف ماہ رمضان المبارک میں ہی ادا کی جاتی ہے اور ماہ صیام کا چاند نظر آتے ہی پہلی رات سے نماز عشاء کی جماعت کے بعد دو سنتیں اور دو نفل پڑھنے کے بعد باجماعت بیس رکعت ادا کی جاتی ہے اور ماہ صیام میں نماز تراویح کو باجماعت ادا کرنے کے بعد وتر بھی باجماعت ادا کئے جاتے ہیں۔

نفس تراویح سنت بالعمین ہے اور جماعت کے ساتھ سنت علی سبیل الکفایہ ہے یعنی اگر تمام اہل محلہ جماعت ترک کر دیں تو وہ سب کے سب تارک سنت اور گنہگار ہیں اور اگر کوئی ایک شخص جماعت چھوڑ کر اپنے گھر پڑھے تو وہ تارک فضیلت ہے اگر لوگوں نے گھر میں جماعت کی تو ان کو جماعت کی فضیلت حاصل ہوگئی، لیکن مسجد کی جماعت کو ایک اور فضیلت حاصل ہے اس سے محروم رہے۔

نماز تراویح کا مقصد رمضان المبارک کی راتوں کو نماز اور لمبی قرأتوں سے معمور رکھنا ہے۔ ہر چار رکعت کے بعد نمازی قدرے آرام کرتے ہیں۔ اس لئے اس نماز کا نام تراویح ہو گیا۔

نماز تراویح قیام رمضان کہلاتا ہے۔ قیام اللیل یعنی تہجد کو تمام سال کے لئے مشروع ہے۔ مگر قیام رمضان کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اس میں کثرت سے قرآن کی تلاوت ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ بہت سے بندے اس ماہ میں کئی کئی قرآن ختم کرتے

ہیں۔ دوسری خصوصیت یہ ہے کہ یہ قیام مسجد میں جماعت کے ساتھ ہوتا ہے۔ جسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک قاری کی اقتداء میں تمام مسلمانوں کے لئے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کو پسند فرمایا۔ پھر انہیں نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر فرمایا: ”یہ کتنا اچھوتا اور عمدہ طریقہ ہے جو لوگ قیام میں مشغول ہیں وہ سو جانے والوں کے مقابلے میں فضیلت مند ہیں۔“

ماہ رمضان المبارک میں نماز عشاء کے فرضوں کے بعد ۲۰ رکعت نماز تراویح پڑھی جاتی ہے۔ تراویح ترویج کی جمع ہے جس کا مطلب آرام کرنا ہے۔ چونکہ نماز تراویح میں ہر چار رکعت کے بعد تھوڑی سی استراحت کی جاتی ہے جس میں تسبیح پڑھی جاتی ہے۔ اس لیے اسے نماز تراویح کہا جاتا ہے۔

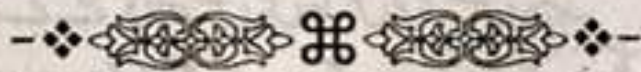
نماز تراویح ہر مسلمان کے لیے بالاجماع سنت مؤکدہ ہے۔ لہذا اسے چھوڑنا جائز نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے بھی اس کا اہتمام فرمایا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی اس کا اہتمام فرمایا۔ جو شخص کسی عذر کے بغیر تراویح کی نماز ترک کرے گا گنہگار ہوگا۔ یہ جس طرح مردوں کے لیے سنت مؤکدہ ہے اسی طرح خواتین کے لیے بھی سنت مؤکدہ ہے۔ پھر یہ بھی خیال رکھنا چاہئے کہ نماز تراویح روزے کے تابع نہیں ہے۔ یعنی یہ سمجھنا بالکل غلط ہے کہ تراویح پڑھنا صرف اسی کے لئے ضروری ہے جس نے دن میں روزہ رکھا ہو۔ بلکہ دونوں الگ الگ عبادتیں ہیں۔ جو لوگ کسی عذر اور مجبوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکیں۔ مثلاً کوئی مریض ہو یا سفر میں ہو اور روزہ نہ رکھے یا خواتین حیض و نفاس کی حالت میں ہوں اور تراویح کے وقت پاک صاف ہو جائیں تو ان کو نماز تراویح پڑھنا چاہئے نہ پڑھنے کی صورت میں ترک سنت کا گناہ لازم آئے گا۔

نماز تراویح کی حکمتیں

علامہ حلبی رحمۃ اللہ علیہ نے تراویح کے بیس رکعات ہونے کی یہ حکمت بیان کی ہے کہ سنتیں دراصل واجب اور فرائض کو مکمل کرنے کے لئے مقرر کی گئی ہیں یعنی اگر فرائض کی ادائیگی میں کوئی کسر رہ گئی ہو تو وہ ان سنتوں کے ذریعے پوری ہو جائے اور ثواب میں کمی نہ رہ جائے اور دن رات میں فرض اور واجب رکعتوں کی تعداد ملا کر بیس ہوتی ہے، یعنی فجر: ۲ رکعت..... ظہر: ۴ رکعت..... عصر: ۴ رکعت..... مغرب: ۳ رکعت..... اور عشاء: ۴ رکعت فرض اور ۳ رکعت وتر واجب..... کل ۲۰ رکعت۔ اس لئے رمضان میں تراویح کی رکعت بیس رکھ دی گئی تاکہ تکمیل کرنے والی اور مکمل ہونے والی چیز میں مساوات رہے۔

قرآن حکیم اور احادیث مبارکہ میں روزے کا مقصد بڑے واضح انداز میں بیان فرمایا گیا ہے۔ رمضان المبارک کے فلسفے کا محور و مرکز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں میں تقویٰ پیدا کرنا چاہتا ہے۔ تقویٰ ایسا کہ انسان ہر گناہ سے صرف اس لئے بچے کہ اللہ تعالیٰ اُسے دیکھ رہا ہے تاکہ جزا و سزا کا تصور انسانی ذہن کے پردوں پر پوری مضبوطی سے نقش ہو جائے۔ تقویٰ کا واحد ذریعہ یہی ہے کہ انسان زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں مصروف رہے۔ اللہ تعالیٰ کی یاد ہی دراصل انسان کو گناہوں اور دنیاوی آلائشوں سے محفوظ رکھ سکتی ہے۔ انسان

اللہ تعالیٰ کو جس قدر زیادہ یاد کرے گا۔ وہ اسی قدر اللہ تبارک و تعالیٰ کے نزدیک ہوتا چلا جائے گا اور وہ جس قدر اللہ تبارک و تعالیٰ کا قرب حاصل کرے گا اُسی قدر وہ گناہوں سے بچے گا اور دینِ مبین کے بتائے ہوئے راستے پر زیادہ تیزی اور استقامت سے گامزن رہے گا۔ اللہ تعالیٰ رمضان المبارک میں جہاں مسلمانوں کو بھوک و پیاس کی شدت برداشت کرنے کا عادی بننا کر انہیں اس کا رگڑ و علام کی کش مکش میں اپنا کردار ادا کرنے کے لئے تیار کرنا چاہتا ہے وہاں وہ یہ بھی چاہتا ہے کہ میرے بندے زیادہ سے زیادہ میرے قریب رہیں اور نماز کی پابندی کو اپنا شعار بنا لیں۔ نماز کی ادائیگی اُن پر گراں نہ گزرے۔ لہذا رمضان المبارک میں نماز تراویح کا اہتمام اسی مقصد کی طرف اشارہ ہے۔ خود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز تراویح ادا فرمائی اور اس کی ادائیگی کو بے حد پسند فرمایا۔ لیکن دوسری نمازوں کی طرح اس کے وجوب کا حکم اس لئے صادر نہیں ہوسکا کہ چونکہ انسان فطرتاً آرام طلب ہے اور دیگر نمازوں کی طرح تراویح بھی فرض نمازوں میں شامل ہوتی تو عدم ادائیگی کی صورت میں ایک مسلمان شاید روزے کے ثواب سے بھی محروم رہ جاتا۔ بہر حال ”نماز تراویح“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور رمضان المبارک کی پسندیدہ عبادت ہے اور اسے سنت مؤکدہ کا درجہ حاصل ہے۔



نماز تراویح کی برکتیں

☆..... نماز تراویح میں شامل ہو کر قرآن مجید پڑھنے یا سننے سے حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت جبریل امین علیہ السلام کی مشترکہ سنت پر عمل کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔

☆..... نماز تراویح ادا کرنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔

☆..... نماز تراویح کی برکت سے عید کے دن نماز تراویح ادا کرنے والے مسلمان کو عظیم الشان انعامات عطا کئے جاتے ہیں۔

☆..... نماز تراویح میں پڑھایا سنا ہوا قرآن مجید قیامت کے روز انسان کی شفاعت کرے گا اور اللہ تعالیٰ اُس کی شفاعت قبول فرمائیں گے۔

☆..... نماز تراویح میں پڑھی ہوئی ہر آیت کے بدلے میں قیامت کے روز ایک نور عطا کیا جائے گا جو اس کے لئے پل صراط پر چلنے میں کام آئے گا۔

☆..... نماز تراویح میں قرآن مجید سننے والوں کی تراویح کی سنت ادا ہونے کے ساتھ ساتھ انہیں قرآن مجید مکمل کرنے کی بھی سعادت نصیب ہو جاتی ہے۔

☆..... نماز تراویح کی برکت سے وہ لوگ جو قرآن مجید پڑھے ہوئے نہیں وہ بھی نماز تراویح میں شامل ہو کر پورے قرآن مجید کو مکمل سننے کی سعادت حاصل کر لیتے ہیں جو ان کے لئے کسی اور شکل میں حاصل کرنا مشکل ہے۔

☆..... نماز تراویح کی شکل میں پڑھ کر یا سن کر جو قرآن مجید مکمل کیا جائے وہ دوسرے طریقوں پر مکمل کیے ہوئے قرآن مجید سے کئی اعتبار سے بہتر ہے..... مثلاً

۱..... رمضان المبارک کے با برکت مہینے میں مکمل ہوتا ہے

(رمضان المبارک میں ادا کئے گئے عمل کو دوسرے دنوں کے عمل پر عظیم الشان

فضیلت حاصل ہے)

۲..... با وضو پڑھ کر یا سن کر مکمل کیا جاتا ہے۔

(جس کی فضیلت بے وضو پڑھنے یا سننے سے زیادہ ہے)

۳..... نماز میں مکمل ہوتا ہے

(نماز میں پڑھے ہوئے قرآن مجید کی فضیلت غیر نماز سے افضل ہے)

۴..... کھڑے ہو کر پڑھایا سنا جاتا ہے

(جس کی فضیلت بیٹھ کر پڑھنے یا سننے سے زیادہ ہے)

۵..... باجماعت نماز میں اس کی تکمیل ہوتی ہے

(جس کی فضیلت یقیناً تنہا نماز پڑھنے سے زیادہ ہے)

۶..... اس طرح عموماً قرآن پاک کی تکمیل مسجد میں ہوتی ہے۔

(مسجد کا عمل یقیناً عظیم اہمیت کا حامل ہے)

☆..... نماز تراویح کی برکت سے انسان کی روح کے ساتھ ساتھ اُس کے

جسم کی بھی ورزش ہو جاتی ہے جو روحانی و جسمانی اعتبار سے فائدے کی چیز ہے۔

☆..... تراویح میں دینی فوائد کے علاوہ دنیاوی اور طبی فوائد بھی موجود

ہیں..... مثلاً سارے دن روزہ کی حالت میں کھانا نہ کھانے کی وجہ سے افطار کے

وقت عام طور پر کھانا بہت زیادہ کھایا جاتا ہے۔ اس لئے تراویح کھانے کے ہاضمہ

کے لئے ایک اچھی ورزش بھی ہے۔

مگر افسوس کہ بہت سے لوگ اتنی عظیم الشان نعمت سے محروم ہیں پورے

رمضان المبارک میں انہیں نماز تراویح کی توفیق ہی نہیں ہوتی اور اگر ہوتی بھی ہے تو

پابندی کے ساتھ قرآن مجید مکمل کرنے کی سعادت سے تو محروم ہی رہتے ہیں۔

گناہوں کی بخشش

اہم بات یہ ہے کہ نماز تراویح کے قیام کو نبی کریم ﷺ نے سنت قرار دینے کے ساتھ ساتھ خود ہی اس کی طرف ترغیب بھی دلائی ہے جس سے نماز تراویح کی اہمیت اور بھی اُجاگر ہو جاتی ہے۔ نماز تراویح کے قیام کی فضیلت بیان کرتے ہوئے حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو رمضان کی راتوں میں ایمان اور یقین سے قیام کرے گا (یعنی نماز تراویح پڑھے گا) تو وہ گناہوں سے ایسے پاک و صاف ہو جاتا ہے جیسا کہ اپنی والدہ کے پیٹ سے آج ہی بے گناہ پیدا ہوا۔

حدیث پاک ملاحظہ فرمائیں.....

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِرَبِّ مَضَانَ مَنْ قَامَهُ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَكَلَّفَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

﴿بخاری شریف جلد اول کتاب الصوم مترجم صفحہ ۹۸﴾ ابوداؤد شریف جلد اول﴾

﴿..... مسلم شریف کتاب صلاة المسافرين باب الترغيب في قيام رمضان وهو التراویح.....﴾

﴿..... السنن الکبریٰ للبیہقی جلد دوم﴾ ترمذی شریف جلد اول کتاب الصوم.....﴾

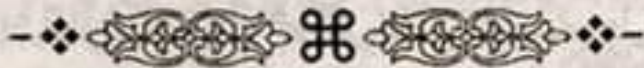
﴿داری جلد دوم﴾ الترغیب والترہیب جلد دوم﴾ مسند احمد جلد دوم﴾ مؤطا امام مالک﴾

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے رمضان میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے (نماز تراویح

پڑھنے کے لئے) قیام کیا اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

وضاحت:- اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ جس مسلمان پر رمضان شریف کے روزے فرض ہیں اُس کے لئے رمضان شریف کی راتوں کو نماز تراویح پڑھنا بھی سنت ہے اور یہ دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ دونوں کی ادائیگی سابقہ گناہوں کا کفارہ ہے۔ یعنی ان کی ادائیگی سے پچھلے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ لہذا ایسے اعمال جو کہ اتنے نفع والے ہوں اُن کو چھوڑنے کی بجائے ذوق و شوق کے ساتھ کوشش کر کے ادا کرنا چاہئے۔

یہ بھی واضح ہوا کہ رمضان شریف کی راتوں کو نماز تراویح پڑھنا رمضان شریف کی ایک خاص مستقل نماز ہے جو دوسرے مہینوں میں پیارے مصطفیٰ ﷺ نے مسنون نہیں فرمائی۔



صدیقین اور شہداء میں شمار

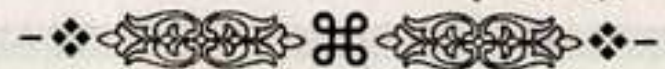
حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ.....

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ 'أَرَأَيْتَ إِنْ شَهِدْتُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، وَصَلَّيْتُ الصَّلَاةَ الْخَمْسَ، وَأَدَّيْتُ الزَّكَاةَ، وَصُمْتُ رَمَضَانَ، وَقَعَّمْتُ، فَيَمُنُّ أُنَا؟ قَالَ نَمِنَ الصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ۔

﴿الترغیب والترہیب جلد اول مترجم: ۳۰۱ ☆ صحیح ابن حبان ☆ صحیح ابن خزیمہ باب فی فضل قیام رمضان﴾

ترجمہ:- ایک شخص حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اُس نے عرض کی اے اللہ کے رسول (ﷺ)! ذرا بتلائیے اگر میں اس بات کی گواہی دوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ دن میں پانچ وقت کی نماز اور زکوٰۃ ادا کروں اور رمضان المبارک کے روزے رکھوں اور رمضان میں قیام کروں (یعنی نماز تراویح پڑھوں) تو میں کن لوگوں میں شمار کیا جاؤں گا؟ رسول اللہ ﷺ نے اُس کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ (اگر تو ایسا کرے گا تو تیرا شمار صدیقین اور شہداء میں ہوگا۔

وضاحت:- اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ صدیقین اور شہداء کا مقام حاصل ہونے میں تراویح کے عمل کو بھی دخل ہے۔ اور یہ فضیلت تراویح کے عظیم الشان عمل ہونے کا پتہ دیتی ہے۔



نماز تراویح سے رسول اللہ ﷺ کی محبت

غرضیکہ نماز تراویح سے نبی کریم ﷺ کو بڑی محبت ہے اور بعض اوقات جب آپ ﷺ چاہیں ظاہری وصال مبارک فرمانے کے بعد بھی نماز تراویح میں قرآن پاک سننے کے لئے تشریف لے آتے ہیں جیسا کہ..... حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے نماز تراویح میں قرآن پاک سننے کے لئے دہلی تشریف لے آئے۔ اصل واقعہ ملاحظہ فرمائیں.....

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (۱۲۳۹ھ) نے بچپن ہی میں قرآن کریم حفظ کر لیا تھا۔ پہلے سال جب قرآن مجید سنایا۔ نماز تراویح ختم ہوئی تھی کہ ایک سوار بہت خوب زرہ بکتر وغیرہ لگائے برچھا ہاتھ میں لئے تشریف لائے اور کہا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کہاں تشریف رکھتے ہیں؟ جو لوگ وہاں موجود تھے سب نے دوڑ کر اُن کو گھیر لیا اور پوچھا کہ حضرت! یہ آپ کیا فرما رہے ہیں اور آپ کا نام کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: میرا نام ابو ہریرہ ہے۔ حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا تھا کہ ہم عبدالعزیز کا کلام مجید سننے چلیں گے۔ پھر مجھے ایک کام کے واسطے بھیج دیا، اس لئے میں دیر سے پہنچا ہوں اتنی بات کی اور عائب ہو گئے۔ ﴿کمالات عزیزی: ۲۳﴾

وضاحت:- اس واقع سے رسول اکرم ﷺ کی نماز تراویح سے محبت اور قرآن پاک سننے کے ذوق کا پتہ چلتا ہے ایمان کی تازگی کے لئے چند واقعات ملاحظہ فرمائیں.....

قرآن پاک سننے کا شوق

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت سید عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ اصل میں قصبہ کھیری کے رہنے والے تھے جو بارہہ کے نواح میں واقع ہے۔ اُن کے والد نے کھیری کو وطن بنا لیا تھا۔ کسنی ہی میں اُن کے والدین فوت ہو گئے تھے اور اُن کے دل میں اُسی وقت سے خدا طلبی کا جذبہ پیدا ہوا۔ جگہ جگہ اولیائے کرام کی تلاش کرتے رہے۔ یہاں تک کہ پنجاب کے ایک بزرگ کی خدمت میں پہنچے جو علم قرأت میں پیدہ طوطی رکھتے تھے اور صحرائے پنجاب کی ایک مسجد میں اپنا وقت گزار رہے تھے۔ لوگوں کے میل جول اور آمد و رفت سے بالکل قارغ البال اور انتہائی متوکل علی اللہ تھے۔ سید صاحب اُن کی خدمت میں رہ کر راقی طلب کرنے لگے۔ اُن بزرگ نے سید صاحب سے فرمایا کہ تمہاری تلقین و ہدایت ایک اور بزرگ سے وابستہ ہے، یہاں تم ان شاء اللہ ضرور پہنچو گے۔ البتہ ہاں! حفظ قرآن کی نعمت مجھ سے حاصل کیجئے۔ چنانچہ سید صاحب اسی جنگل میں مدتوں ٹھہرے رہے اور قرآن حفظ کیا۔ ان بزرگ کے فیضِ محبت سے گوشہ نشینی اور ترک دنیا کے آداب سکھے اور نفس و شیطان کی کج رویوں سے کنارہ کشی کے انداز حاصل کئے۔

ایک دن وہ بزرگ اور حضرت سید صاحب دونوں قرآن مجید کا دور کر رہے تھے کہ کچھ لوگ عرب صورت سبز پوش گروہ درگروہ ظاہر ہوئے۔ اُن کے سردار مسجد کے قریب کھڑے ہو کر ان قاریوں کی تلاوت سننے لگے اور کہا ”بَارَكَ اللهُ اَدَبَاتِ حَقِّ الْعَرَانِ“ (اللہ برکت دے تلاوت قرآن کا خوب حق ادا کیا) یہ کہہ کر واپس پلٹے۔ اُن بزرگ کی عادت تھی کہ تلاوت قرآن کے وقت آنکھوں کو نیند کی سی حالت

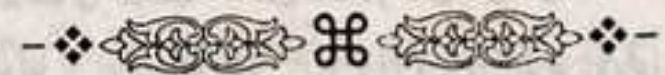
میں رکھتے تھے اور کسی طرف بھی توجہ نہیں کرتے تھے۔ جب زبرد تلاوت سورت کو آخر تک پڑھ لیا تو سید عبداللہ سے پوچھا کہ یہ کون لوگ تھے؟ جن کی ہیبت سے میرا دل کانپ اٹھا، مگر عظمت قرآن کے سبب میں اپنی جگہ سے اٹھ نہ سکا۔ سید صاحب نے کہا قبلہ! یہ اس وضع کے لوگ تھے۔ جب اُن کا سردار پہنچا تو مجھ میں یہ طاقت نہ رہی کہ میں اپنی جگہ پر بیٹھا رہوں۔ مجبوراً اٹھا اور اُن کی تعظیم بجالایا۔ یہی باتیں ہو رہی تھیں کہ اسی وضع قطع کا ایک اور آدمی آیا اور کہنے لگا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھیل مجمع اصحاب میں بیٹھے ہوئے اس جنگل کے رہنے والے حافظ کی تعریف و صفت فرما رہے تھے اور ساتھ ہی فرما رہے تھے کہ کل علی الصباح ہم اُسے دیکھنے جائیں گے اور اُس کی قرأت بھی سنیں گے، کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے تھے یا نہیں؟ اگر آئے تھے تو کدھر کو گئے۔ ان دونوں بزرگوں نے جب یہ بات سنی تو دائیں بائیں دوڑے مگر کوئی نشان نہ پایا، اس واقعہ کے بعد مدتوں اُس جنگل سے خوشبو مہکتی رہی جسے لوگ سونگھتے اور محسوس کرتے تھے۔ ﴿انفاس العارفين: ۳۱﴾ از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جن دنوں اورنگ زیب ”اکبر آباد“ میں تھا میں میرزا زاہد ہروی مختص لکھنؤ سے کچھ اسباق پڑھتا تھا۔ اسی تقریب کے بہانے میں اپنے والد کے ہمراہ اکبر آباد آیا۔ سید عبداللہ بھی سید عبدالرحمن کی رفاقت کے سبب وہاں موجود تھے۔ وہاں انہیں ایک غارضہ ہو گیا اور رحمت حق سے واصل ہوئے۔ انہوں نے وصیت کی کہ مجھے مسکینوں کے قبرستان میں دفن کرنا، تاکہ کوئی پہچان نہ سکے۔ چنانچہ لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ میں بھی اُس دن شدید بیمار تھا۔ جنازے کے

ساتھ جانے کی سکت نہیں تھی۔ جب میں تندرست ہوا اور چلنے پھرنے کی طاقت پیدا ہوئی تو ایک ایسے ساتھی کے ساتھ جو اُن کے جنازے اور دفن میں موجود تھا۔ زیارت و برکت کے لیے اُن کے مزار مبارک کی طرف چل پڑا۔ یہ اُن کی آخری وصیت کا کمال تھا کہ میرے ساتھی کافی غور و فکر کے باوجود اُن کی قبر نہ پہچان سکے۔ آخر اندازے سے ایک قبر کی طرف اشارہ کیا۔ میں وہاں بیٹھ کر قرآن پڑھنے لگا۔ میری پشت کی طرف سے سید صاحب نے آواز دی کہ فقیر کی قبر ادھر ہے، لیکن جو کچھ شروع کر چکے ہو اُسے وہاں ہی تمام کر لو اور اس کا ثواب اسی قبر والے کو بخشو۔ جلدی مت کرو۔ جو کچھ پڑھ رہے ہو اُسے انجام تک پہنچاؤ۔ یہ سن کر میں نے ساتھی سے کہا۔ اچھی طرح غور کرو۔ سید صاحب کی قبر وہی ہے، جدھر تم نے اشارہ کیا یا میری پیٹھ کے پیچھے ہے۔ تھوڑی دیر سوچ کر کہنے لگا، میں غلطی پر تھا۔ حضرت سید محمد علیؒ کی قبر تمہارے پیچھے ہے۔ میں اسی سمت ہو کر بیٹھا اور قرآن پڑھنا شروع کیا۔ اسی اثناء میں دل گرفتہ اور غمگین ہونے کے سبب اکثر مقامات پر قواعد قرأت کی رعایت نہ کر سکا۔ قبر میں سے آواز آئی کہ فلاں فلاں جگہ پر تسامیل سے کام لیا ہے۔ قرأت کے معاملے میں حزم و احتیاط کی ضرورت ہے۔ انفاس العارفین: ۷۵/۵ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ

(اس سے سارے موقی اور بزرگان دین کے تصرفات کے بارہ میں حضرت شاہ ولی اللہؒ کا عقیدہ واضح ہو جاتا ہے)

.....



رسول اللہ ﷺ حاضر و ناظر

اس واقعے سے جہاں نماز تراویح سے نبی کریم ﷺ کی محبت اور قرآن پاک سننے کے ذوق کا پتہ چلتا ہے وہاں اس واقعے سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ حاضر و ناظر ہیں اور اپنی امت کے احوال سے باخبر ہیں کہ وہ کیا کر رہے ہیں اور آپ جب چاہیں جہاں چاہیں جاسکتے ہیں۔

رسول اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کی عطاء سے ہر امتی کو جانتے ہیں اور اُن کی پریشانیوں سے بھی واقف ہیں اور یہی عقیدہ اکابر اہل سنت و جماعت کا ہے۔

چنانچہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ "تفسیر عزیزی" میں آیت مبارکہ "وَيَكُونُ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا" (سورہ بقرہ) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "اور تمہارے رسول ﷺ تم پر قیامت کے دن گواہ ہوں گے" اس لئے کہ وہ نور نبوت کے ساتھ دین قبول کرنے والے ہر شخص کے مرتبہ سے آگاہ ہیں کہ وہ میرے دین کے کس درجہ میں پہنچا ہے۔ اور اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ اور وہ کون سا پردہ ہے جس کی وجہ سے وہ ترقی سے محروم رہا ہے۔ پس آپ ﷺ پہچانتے ہیں تمہارے گناہوں کو تمہارے ایمان کے درجات کو تمہارے نیک و بد اعمال کو اور تمہارے اخلاص و نفاق کو اور اسی لیے حکم شرع کی وجہ سے دُنیا میں امت کے حق میں آپ ﷺ کی گواہی مقبول اور واجب العمل ہے اور وہ جو آپ ﷺ اپنے زمانے کے حاضرین جیسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ازواج مطہرات اور اہل بیت یا اپنے زمانے سے غائبوں جیسے اولیٰ صلہ مہدی کے فضائل و مناقب اور حالات یا حاضرین اور غائبوں کے عیب اور برائیاں بیان فرماتے ہیں اُن پر اعتقاد واجب ہے۔ تفسیر عزیزی جلد اول مترجم: ۴۰۵

بلکہ سرور دو عالم نور مجسم شفیع اعظم ﷺ نے خود فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا میرے سامنے کر دی ہے اور میں دنیا کی طرف اور جو کچھ قیامت کے دن تک اس میں ہونے والا ہے سب کچھ دیکھ رہا ہوں جیسے کہ میں اپنے ہاتھ کی پتیلی کو دیکھ رہا ہوں۔ ﴿مواہب اللدنیہ للزرقانی: ۲۱۲/۷﴾

نیز حضرت علامہ سید محمود آلوسی بغدادی رحمہ اللہ اپنی شہرہ آفاق تفسیر ”روح المعانی“ میں آیت مبارکہ ”يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَهِيدًا“ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس آیت مقدسہ میں اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب سے فرما رہے ہیں کہ اے پیارے نبی (ﷺ)! ہم نے آپ کو امت پر شاہد بنایا ہے کہ آپ ان کے احوال کی نگرانی فرماتے ہیں اور ان کے عملوں کو ملاحظہ فرماتے ہیں اور آپ کی امت سے تصدیق و تکذیب یا ہدایت و گمراہی جو کچھ صادر ہوتا ہے آپ اس کے بھی گواہ ہیں۔ ﴿تفسیر روح المعانی ج ۲۲/۲۵﴾

چند واقعات ملاحظہ فرمائیں.....

جیسا کہ حضرت امام بوسری رحمہ اللہ کے وطن پہنچ کر ان سے نعت بھی سنی اور ان کے درجہ پر دست شفقت پھیر کر شفاء عطا فرمادی..... مشہور واقعہ ہے۔

عربی نعت گو شعراء میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے زیادہ شہرت شیخ الاسلام حضرت شرف الدین ابو عبد اللہ محمد بن سعید بن حماد البوسری (حسن البوسری) رحمہ اللہ کو حاصل ہوئی جن کا قصیدہ ”مدہ تو بقاء“ دوام حاصل کر گیا ہے۔ آپ رحمہ اللہ یکم شوال ۶۰۸ھ مطابق ۷ مارچ ۱۲۱۳ء کو مصر کے ایک قصبہ و لاس میں پیدا ہوئے اور ۶۹۶ھ میں وصال فرمایا۔ مزار مبارک اسکندریہ (مصر) میں ہے اور مزار کی اندرونی جانب چاروں طرف سنہرے حروف میں قصیدہ

”مدہ تحریر ہے۔ ابتدائی عمر سے شعر گوئی کا شوق تھا۔ عمر کا بیشتر حصہ دربار داری میں گذرا۔ اس وقت مصریوں کے قبضہ میں تھا۔ قریب پچاس برس کی عمر میں مصر کے مشہور صوفی ابو العباس احمد المرسی (متوفی ۶۸۶ھ) کے مرید ہوئے۔ اس آستانہ فیض سے کلام میں سوز و گداز پیدا ہوا۔ آپ کا مجموعہ کلام ”دیوان بوسری“ کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

منقول ہے کہ ایک مرتبہ آپ فالج میں مبتلا ہوئے جس کی وجہ سے نچلا نصف جسم بالکل سن اور بے حس ہو گیا۔ متعدد حاذق اطباء کے علاج سے کوئی فائدہ نہ ہوا اور ”مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی“ کے مصداق آپ روز بروز نحیف و کمزور ہوتے چلے گئے۔ اپنی صحت کی خرابی کی وجہ سے مایوس، متفکر اور غمگین رہتے تھے اور جناب باری تعالیٰ میں دعا کرتے۔ خدائے ذوالجلال کا رساز حقیقی اور مسبب الاسباب نے آپ کے دل میں القاء کیا کہ جناب رسالت مآب ﷺ کی نعت و مدح میں ایک قصیدہ لکھ کر لیں۔ چنانچہ آپ نے یہ قصیدہ لکھ لیا اور خدائے غفور الرحیم کے حضور میں اپنے مرض کے ازالہ کے لئے اس کو واحد وسیلہ اور ذریعہ قرار دے کر جمعہ کی ایک رات ایک تنہا مکان میں بہ خلوص عقیدت و بحضور قلب پڑھنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ آپ پر نیند کا غلبہ ہو گیا۔ خواب میں دیکھا کہ آپ یہ قصیدہ دربار رسالت ﷺ میں پڑھ رہے ہیں اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اس کی سماعت سے محفوظ و مسرور ہو رہے ہیں۔ جب آپ اس بیت ”گم امدأت..... الخ“ پر پہنچے تو حضرت ہادی انا م ﷺ نے ”مدہ یمانی“ (یعنی چادر دھاری دار) عطا فرمائی۔ (عربی میں ”مدہ“ دھاری دار چادر کو کہتے ہیں)۔ آپ جب بیدار ہوئے تو خود کو بالکل صحیح و تندرست بلکہ ایسا پایا گویا کبھی کوئی مرض لاحق ہی نہیں ہوا تھا اور جسم پر نفی

الواقع وہ دھاری دار مبارک چادر موجود تھی۔ علامہ بوسیری رحمۃ اللہ علیہ نے بارگاہِ خداوندی میں شکرانہ ادا کیا جس نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے آپ کو شفاءِ کامل عطا فرمائی تھی۔

صبح علامہ بوسیری رحمۃ اللہ علیہ کسی ضرورت سے بازار تشریف لے گئے تو راستہ میں آپ کے سامنے آکر ایک درویش نے سلام کیا اور نقلِ قصیدہ کی اجازت چاہی۔ علامہ نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں متعدد قصائد لکھے ہیں۔ آپ کو کس قصیدہ کی نقل درکار ہے۔ درویش نے کہا اس قصیدہ کی جس کی ابتداء میں ”امس تذکرہ جہران ہدی سلم“ (کیا تجھے ذی سلم کے ہمسائے یاد آگئے) ہے۔ آپ نے متعجب ہو کر دریافت کیا کہ واللہ اب تک میرے اس قصیدے سے کوئی شخص مطلع نہیں۔ سچ بتائیے آپ نے کس سے سنا۔ درویش نے کہا خدا کی قسم میں نے اس کو گزشتہ رات آپ سے سنا تھا اور رات کے خواب کا واقعہ من و عن بیان کر دیا اور فرمایا کہ میں بھی اس وقت بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود تھا۔ چنانچہ آپ نے انہیں اس کی نقل دے دی۔ شدہ شدہ یہ خبر ملک طاہر کے وزیر شیخ بہاؤ الدین کو پہنچی وہ نہایت عقیدت سے سروپا برہنہ حضور علامہ بوسیری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس قصیدہ کو سنا اور اسے نہایت احترام سے آنکھوں سے لگا کر سر پر رکھا اور طالبِ برکت ہوئے۔ یہ راز کھل ہی چکا تھا اور اس قصیدہ کی برکت لوگوں پر عام طور پر ظاہر ہونے لگی تھی۔ صوفیائے کرام کے یہاں خاص طریقے سے اس قصیدہ کا ورد کیا جاتا ہے جس سے بے شمار برکتیں اور فوائد ظاہر ہوتے ہیں۔ اس قصیدہ کے اشعار کو روحانی اثر انگیزیوں کی بناء پر زبانی یاد کیا جاتا ہے۔ عمارتوں پر سنہرے حروف میں نقش کیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ ترکی حکومت نے گنبد خضریٰ اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

کے دوسرے حصوں میں اسے نقش کروایا تھا جس کو موجودہ حکومت نے مٹوا دیا ہے۔ پورے قصیدہ کی معجزانہ صفات پر یقین رکھا جاتا ہے اور اس کے ہر ہر شعر سے کوئی نہ کوئی مافوق الفطرت طاقت اور تاثیر وابستہ ہے۔

سیرت النبی بعد از وصال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۳۷۲ ۳۷۳ راز محمد عبد المجید صدیقی ایڈووکیٹ فیروز سنز لیٹڈ لاہور

.....

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد شاہ عبد الرحیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ایک بار مجھے بخار کا عارضہ لاحق ہوا اور بیماری طول پکڑ گئی حتیٰ کہ زندگی سے ناامیدی ہو گئی اس دوران مجھے غنودگی ہوئی تو میں نے دیکھا کہ شیخ عبدالعزیز تشریف لائے ہیں اور فرماتے ہیں بیٹا! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیری عیادت کے لیے تشریف لا رہے ہیں اور غالباً اس طرف سے تشریف لائیں گے جس طرف تیری چار پائی کی پابنتی ہے۔ لہذا اپنی چار پائی کو پھیر لو تا کہ تمہارے پاؤں اُس طرف نہ ہوں۔

یہ سن کر مجھے کچھ افاقہ ہوا اور چونکہ مجھے گفتگو کرنے کی طاقت نہ تھی۔ میں نے حاضرین کو اشارہ سے سمجھایا کہ میری چار پائی پھیر دو! انہوں نے چار پائی کا رخ بدلائی تھا کہ شاہ کو نین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور فرمایا.....

”كَيْفَ خَالِكَ يَا بَنِي“ (اے بیٹے! کیا حال ہے؟)

اس ارشاد گرامی کی لذت مجھ پر ایسی غالب ہوئی کہ مجھ پر آہ و بکا اور وجد و اضطراب کی عجیب و غریب کیفیت طاری ہو گئی۔ پھر مجھے میرے آقاؐ اُمت کے والی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کو مبارک میں لے لیا کہ آپ کی ریش مبارک میرے سر پر تھی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پیرا ہن مبارک میرے آنسوؤں سے تر ہو گیا۔ پھر آہستہ آہستہ یہ

حالت سکون سے بدل گئی۔

اسی وقت میرے دل میں خیال آیا کہ مدت گزر گئی اس شوق سے کہ کہیں سے سرکارِ دو عالم ﷺ کے بال مبارک دستیاب ہوں، کتنا کرم ہوگا اگر آقا مجھے یہ دولت عنایت فرمائیں۔ بس یہ خیال آتا ہی تھا کہ حضور اکرم ﷺ میرے اس خیال پر مطلع ہوئے اور آپ ﷺ نے اپنی ریش مبارک پر ہاتھ مبارک پھیرا اور دو بال مبارک مجھے عطا فرمائے۔

پھر میرے دل میں یہ خیال آیا کہ یہ دونوں مقدس بال عالم بیداری میں بھی میرے پاس رہیں گے یا نہیں؟ تو میرے اس خیال سے مطلع ہو کر حضور ﷺ نے فوراً فرمایا: بیٹا! یہ دونوں بال مبارک عالم بیداری میں بھی تیرے پاس رہیں گے۔ زان بعد سرکارِ دو عالم ﷺ نے صحت کلی اور درازی عمر کی بشارت دی تو مجھے اُسی وقت آرام آگیا۔

میں نے چراغ منگایا اور دیکھا تو میرے ہاتھ میں وہ موئے مبارک نہ تھے، میں غمگین ہو کر پھر دربار رسالت ﷺ کی طرف متوجہ ہوا۔ غیبت واقع ہوئی اور دیکھا کہ آقائے دو جہاں ﷺ جلوہ افروز ہیں اور فرما رہے ہیں: بیٹا ہوش کر! میں نے دونوں بال تیرے تکیے کے نیچے احتیاط سے رکھ دیے ہیں وہاں سے لے لو۔

میں نے بیدار ہوتے ہی تکیے کے نیچے سے بال مبارک لے لیے اور ایک پاکیزہ جگہ میں نہایت تعظیم و تکریم کے ساتھ محفوظ کر لیے۔ چونکہ بخار کے بعد کمزوری غالب آگئی تھی، لہذا حاضرین نے سمجھا شاید موت کا وقت آگیا ہے اور وہ رونے لگے۔ نقاہت کے سبب مجھ میں بات کرنے کی سکت نہ تھی، اس لیے میں اشارہ کرتا رہا، پھر کچھ عرصہ بعد مجھے قوت حاصل ہو گئی اور میں بالکل تندرست ہو گیا۔

نیز حضرت موصوف فرماتے ہیں کہ اُن دونوں موئے مبارک کا خاصہ تھا کہ آپس میں لپٹے رہتے تھے لیکن جب درود پاک پڑھا جاتا، دونوں علیحدہ علیحدہ ہو کر کھڑے ہو جاتے تھے۔

دوسرے..... یہ دیکھا کہ ایک مرتبہ تین آدمی جو اس معجزے کے منکر تھے، آئے اور آزمائش چاہی، میں بے ادبی کے خوف سے آزمانے پر رضا مند نہ ہوا، لیکن جب مناظرہ طویل پکڑ گیا تو عزیزوں نے وہ بال مبارک مودب ہو کر ہاتھوں میں اٹھائے اور دھوپ میں لے گئے، اُسی وقت بادل آیا اور اُس نے سایہ کر دیا، حالانکہ سخت دھوپ تھی اور بادل کا موسم بھی نہ تھا۔

یہ دیکھ کر اُن میں سے ایک نے توبہ کر لی اور مان گیا، جبکہ دوسرے دونوں نے کہا یہ اتفاقی امر تھا۔ دوسری بار پھر وہ موئے مبارک دھوپ میں لے گئے تو پھر بادل نے آکر سایہ کر دیا دوسرا بھی تائب ہوا۔ تیسرے نے کہا اب بھی اتفاقی امر ہے تیسری مرتبہ پھر دھوپ میں لے گئے تو بادل نے سایہ کر دیا تو تیسرا بھی تائب ہو کر مان گیا۔

سوم..... یہ کہ ایک بار کچھ لوگ موئے مبارک کی زیارت کے لیے آئے تو میں موئے مبارک کے والے صندوق کو باہر لایا، کافی لوگ جمع تھے۔ میں نے تالا کھولنے کے لیے چابی لگائی تو تالا نہ کھلا۔ بڑی کوشش کی، مگر میں تالا کھولنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ پھر میں اپنے دل کی طرف متوجہ ہوا تو معلوم ہوا کہ اُن لوگوں میں فلاں آدمی ناپاک ہے۔ اُس کی شامت ہے کہ تالا نہیں کھل رہا۔ میں نے پردہ پوشی کرتے ہوئے سب کو کہا جاؤ! دوبارہ طہارت کر کے آؤ۔ جب وہ ناپاک آدمی مجمع سے باہر چلا گیا تو اُسی وقت بڑی آسانی سے تالا کھل گیا اور ہم سب نے زیارت کی۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جب میرے والد ماجد نے آخر عمر میں تبرکات تقسیم فرمائے تو ایک بال مبارک مجھے بھی عنایت فرمایا جس پر پُروردگار عالم کا شکر ہے۔ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

﴿انفاس العارفین: ۱۰۴﴾ از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ

ابن بھکوال نے حضرت شیخ عبدالواحد بن زید رحمہ اللہ سے روایت کی ہے کہ میں حج کے لیے روانہ ہوا تو میرے ساتھ ایک اور آدمی ہولیا میں نے اُس کو دیکھا کہ ڈھکڑا ہو تو درود پاک بیٹھا ہو تو درود پاک جائے تو درود پاک آئے تو درود پاک پڑھتا رہتا ہے یعنی ہر موقع پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود و سلام کا تحفہ پیش کرتا ہے۔

میں نے اُس سے اس کا سبب دریافت کیا: تو اُس نے بتایا کچھ سال ہوئے میں اپنے باپ کے ساتھ مکہ مکرمہ روانہ ہوا جب ہم حاضری دے کر واپس ہوئے تو ایک منزل پر ہم اترے اور آرام کیا۔ میں سو گیا تو خواب میں کسی نے آکر کہا: اے اللہ کے بندے! اٹھ تیرا باپ فوت ہو گیا ہے اور اُس کا حال دیکھ! اُس کا چہرہ سیاہ ہو گیا ہے۔ میں گھبرا کر اٹھا باپ کے منہ سے کپڑا اٹھایا تو دیکھا ڈھ فوٹ ہو چکا تھا اور اُس کا چہرہ سیاہ ہو چکا تھا۔

میں غمزدہ اور پریشانی کی حالت میں بیٹھا تھا کہ مجھے پھر نیند آگئی میں نے عالم رویا میں دیکھا کہ میرے باپ کے پاس چار جہشی کھڑے ہیں اُن کے ہاتھوں میں لوہے کی گرزیں ہیں ایک سر کے پاس تھا ایک پاؤں کے پاس ایک دائیں جانب اور چوتھا بائیں جانب تھا۔ ابھی ڈھ مارنے نہ پائے تھے کہ اچانک ایک بزرگ حسین

ذمیل چہرہ سبز پیرا من زیب تن ہے تشریف لائے۔

آتے ہی فرمایا: پیچھے ہٹ جاؤ! یہ سن کر ڈھ چاروں پیچھے ہٹ گئے اور اُس مرد بزرگ نے میرے باپ کے چہرہ سے کپڑا اٹھایا اور منہ پر ہاتھ مبارک پھیر دیا۔ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا اٹھ! اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ کا چہرہ منور اور روشن کر دیا ہے۔ میں نے عرض کی آپ کون ہیں؟ تو فرمایا: میں محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں۔

میں نے آگے بڑھ کر کپڑا اٹھایا تو میرے باپ کا چہرہ روشن اور جگمگا رہا تھا پھر میں نے اچھے طریقے سے کفن و فن کر دیا اور بتایا کہ میرا باپ کثرت سے درود پاک پڑھا کرتا تھا۔ ﴿سعادة الدارين: ۳۳۸﴾

شیخ ابو حفص عمر بن حسن سمرقندی نے اپنے ایک اُستاد کی زبانی اُن کے باپ کا یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ میں حج کرنے گیا تو وہاں ایک آدمی کو دیکھا جو ہر جگہ کثرت سے درود پاک پڑھتا ہے حرم شریف میں دیکھا طواف کرتے دیکھا منی میں دیکھا عرفات میں دیکھا قدم اٹھاتا ہے تو درود پاک قدم رکھتا ہے تو درود پاک۔ آخر میں نے سوال کیا اے اللہ کے بندے! یہاں ہر مقام کی علیحدہ علیحدہ دعائیں ہیں نوافل ہیں مگر تو ہر جگہ پر درود پاک ہی پڑھتا ہے۔

یہ سن کر اُس نے بتایا کہ میں اپنے باپ کے ساتھ حج کے ارادہ سے خراسان سے چلا جب ہم کو فہ پہنچے تو میرا باپ بیمار ہو گیا اور پھر بیماری دن بدن بڑھتی گئی حتیٰ کہ میرا باپ فوت ہو گیا تو میں نے اُس کا چہرہ کپڑے سے ڈھانپ دیا تھوڑی دیر بعد جب میں نے باپ کے چہرے سے کپڑا اٹھایا تو دیکھا کہ میرے باپ کا چہرہ گد

مے کا سا ہو گیا ہے۔ میں بہت گھبرایا اور پریشان ہوا مجھے تشویش لاحق ہوئی کہ میں کسی کو کیسے کہہ سکتا ہوں کہ تجھیز و تکلفین میں میری امداد کرو۔

میں باپ کی میت کے پاس مغموم و پریشان ہو کر اپنا سر زانو میں ڈال کر بیٹھ گیا، اگلے آگئی اور دیکھا کہ ایک بزرگ نہایت ہی حسین و جمیل پاکیزہ صورت تشریف لائے اور قریب آ کر میرے باپ کے چہرہ سے کپڑا اٹھایا، ایک نظر دیکھا، اپنے ہاتھ سے چہرہ کو مٹا، اور دوبارہ ڈھانپ دیا، پھر مجھے فرمایا: تو پریشان کیوں ہے؟

میں نے عرض کی: میں پریشان اور غمگین کیوں نہ ہوں کہ میرے باپ کا یہ حال ہے۔ انہوں نے فرمایا: تجھے بشارت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ پر فضل و کرم کر دیا ہے اور کپڑا ہٹا کر مجھے دکھایا۔ میں نے دیکھا تو میرے باپ کا چہرہ بالکل ٹھیک ہو گیا ہے اور چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا ہے۔ جب وہ بزرگ جانے لگے تو میں نے اُن کا دامن تھام لیا اور عرض کیا کہ آپ یہ تو بتاتے جائیں کہ آپ کون ہیں؟ آپ کا تشریف لانا ہمارے لیے باعث برکت و رحمت ہوا، آپ نے میری بیکی میں مجھ پر رحم فرمایا۔

یہ سن کر فرمایا: میں ہی شفیع مجرمان ہوں، میں ہی گناہگاروں کا سہارا ہوں، پناہ عاصیاں محمد رسول اللہ (ﷺ) ہوں۔ یہ سنتے ہی میرا دل باغ باغ ہو گیا، میں نے آپ (ﷺ) کی چادر مبارک کا کونا پکڑ لیا اور آپ کے قدموں پر گرا، اور قدم بوسی کی۔ پھر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (ﷺ) خدا کے لیے یہ تو فرمائیے کہ میرے باپ کا چہرہ کیوں تبدیل ہو گیا تھا۔ اور میرے باپ کے انتقال کی خبر آپ (ﷺ) کو کیسے ہوئی۔

حضور نبی کریم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: تیرا والد ہر رات سونے سے پہلے مجھ پر

تین سو بار درود شریف پڑھا کرتا تھا۔ آج رات کو جب وہ درود میرے پاس نہیں پہنچے تو میں نے اُس فرشتے سے جو میرے پاس درود پہنچایا کرتا ہے، اُس سے دریافت کیا کہ آج فلاں شخص کا درود کیوں نہیں آیا، تو فرشتہ نے جواب دیا کہ اُس کا انتقال ہو گیا ہے اور یہ حال ہو رہا ہے یعنی اُس کی شکل تبدیل ہو گئی ہے۔ مجھے تیرے باپ پر رحم آ گیا اور میں تشریف لے آیا۔ پھر آپ (ﷺ) نے فرمایا کہ تیرا باپ سودخور تھا اور قانون قدرت ہے کہ سودخور کا چہرہ دنیا میں تبدیل ہو گا یا آخرت میں تبدیل ہو جائے گا اور تیرے باپ کا چہرہ دنیا میں ہی تبدیل ہو گیا تھا۔ پس میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا، اُس نے میری شفاعت کو شرف قبولیت عطا فرمایا۔

پھر جب میں بیدار ہوا تو میں نے اپنے والد محترم کے چہرے سے کپڑا ہٹا کر جو دیکھا تو یوں نظر آیا گویا چودھویں کا چاند۔ میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

جب صبح ہوئی تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ لوگ چاروں طرف سے جوق در جوق آرہے ہیں۔ میں حیران تھا کہ ان کو کس نے خبر کر دی ہے۔ میں نے ان آنے والوں سے پوچھا کہ تمہیں کیسے پتہ چلا۔ انہوں نے بتایا ہم نے ایک نداسنی ہے کہ جو چاہے اُس کے گناہ بخش دیے جائیں، وہ فلاں، جگہ فلاں شخص کی نماز جنازہ میں شریک ہو جائے۔ پھر نہایت ہی احتیاط سے تجھیز و تکلفین کی گئی اور بڑی عزت و شان کے ساتھ نماز جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا گیا۔

تجھیز و تکلفین کے بعد میں تھوڑا سا وقت والد محترم کی قبر کے پاس بیٹھا رہا، میں نیند و بیدار کی درمیانی حالت میں تھا کہ میں نے ہاتھ غیبی کی یہ آواز سنی ”تمہیں کچھ معلوم ہے کہ جس عنایت الہی نے تمہارے والد کو اپنی آغوش میں لے لیا ہے، اس کا سبب کیا ہے؟ میں نے کہا کہ میں کچھ نہیں جانتا، ہاتھ نے کہا اس کا سبب نبی

کریم ﷺ پر درود و سلام پڑھنا ہے۔

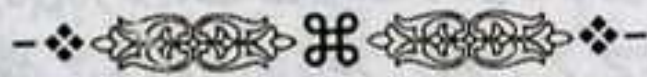
﴿سعادة الدارين: ۳۳۸/۱ ☆ توبہ الجالس: ۲۰۷/۲﴾

﴿تہذیب الغافلین: ۱۶۱ ☆ آپ کوثر: ۱۷۶﴾

حافظ ابو نعیم رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ نے ہم سے بیان کیا کہ میں کہیں جا رہا تھا اتنے میں میں نے ایک جوان کو دیکھا جو بغیر ”اللہم صل علی محمد و علی آل محمد“ کے نہ قدم اٹھاتا تھا نہ رکھتا تھا۔ میں نے اُس سے پوچھا کیا علم کے ساتھ تو یہ کہتا ہے۔ اُس نے کہا تو کون ہے؟ میں نے کہا ”سفیان ثوری“۔ وہ بولا: سفیان عراق۔ میں نے کہا: ہاں! اُس نے پوچھا کیا تو نے خدا کو پہچانا۔ میں نے کہا: ہاں! اُس نے پوچھا اُسے کیسے پہچانا ہے۔ میں نے کہا وہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے اور شکم مادر میں بچہ کی صورت بناتا ہے۔ اُس نے کہا جو خدا کے پہچاننے کا حق ہے تو نے اُسے نہیں پہچانا۔ میں نے اُس سے پوچھا تو نے اُسے کیسا پہچانا ہے۔ اُس نے کہا میں نے پختہ قصد کیا اُس نے میرا قصد فتح کر دیا۔ میں نے پکا ارادہ کیا اُس نے میرا ارادہ گھٹا دیا۔ اس سے میں نے پہچان لیا کہ میرا کوئی مدبر ہے جو میری تدبیر کرتا ہے۔ میں نے پوچھا تو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود کیسے پڑھا کرتا ہے۔ اُس نے کہا: میں اپنی ماں کو لے کر حج کے لئے نکلا۔ میری ماں مکہ میں ٹھہر گئی اُس کا پیٹ پھول گیا اور چہرہ سیاہ پڑ گیا۔ اس سے مجھے معلوم ہوا کہ میری ماں گناہوں کی مرتکب ہوئی ہے۔ میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجاء کی والدہ محترمہ کی مصیبت کو دُور کرنے کے لئے درخواست پیش کی اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ تہامہ کی جانب سے ایک ابر نمودار ہوا

جس میں سے ایک شخص جو سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا نمودار ہوا۔ اُس نے میری والدہ کے چہرہ پر ہاتھ پھیرا تو وہ سفید ہو گیا پھر پیٹ پر ہاتھ پھیرا تو درم بھی جاتا رہا۔ میں نے عرض کی حضور آپ کون ہیں جنہوں نے میری اور میری ماں کی مصیبت کو دور کر دیا۔ انہوں نے فرمایا: تیرا نبی (محمد مصطفیٰ ﷺ)۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ مجھے وصیت فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بغیر ”اللہم صل علی محمد و علی آل محمد“ کہے ہوئے کوئی قدم نہ اٹھایا کر۔

﴿توبہ الجالس: ۲۰۷/۲﴾



جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں

اور دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ.....

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب رمضان شریف کا پہلا دن ہوتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ اپنے منادی فرشتہ رضوان (جو کہ بیستوں کا خازن ہے) سے فرماتے ہیں۔ اے رضوان! فرشتہ کہتا ہے اے میرے آقا! میں حاضر ہوں۔ حکم ہوتا ہے کہ امت محمدیہ ﷺ کے روزہ داروں اور قیام کرنے والوں کے لئے بیستوں کو آراستہ کرو اور رمضان کا مہینہ ختم ہونے تک اسے بند نہ کرنا۔ جب رمضان کا دوسرا دن ہوتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ دوزخ کے داروغہ فرشتہ مالک کو حکم دیتے ہیں کہ اے مالک! دوزخ کے دروازے امت محمدیہ ﷺ کے روزہ داروں اور قیام کرنے والوں پر بند کر دو پھر دوزخ کے دروازے آخر رمضان تک بند رہتے ہیں۔ رمضان شریف کا جب تیسرا دن ہوتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ جبریل علیہ السلام کو حکم دیتے ہیں کہ زمین پر جاؤ اور سرکش شیاطین کو قید کرو اور گلے میں طوق ڈالو اور سرکش جنات کو بھی قید کر دو تاکہ میرے روزہ دار بندوں میں فساد نہ پھیلا سکیں نیز اللہ تعالیٰ کا ایک مقرب فرشتہ ہے جس کا سر عرش کے نیچے اور پاؤں سات زمینوں کے نیچے ہوتے ہیں اُس کے دو پر ہوتے ہیں ایک مشرق میں پھیلا ہوتا ہے اور دوسرا مغرب میں ایک سرخ یا قوت کا ہوتا ہے اور دوسرا سبز زبرجد کا۔ رمضان کی ہر رات وہ اعلان کرتا ہے کہ ہے کوئی توبہ

کرنے والا کہ اُس کی توبہ قبول کی جائے؟ ہے کوئی استغفار کرنے والا کہ اُس کی مغفرت کی جائے؟ ہے کوئی حاجتمند کہ اُس کی حاجت پوری کی جائے؟ اے خیر کے طلبکار! خوش ہو جا اے شرکا ارادہ کرنے والے! اڑک جا اور بصیرت سے کام۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ شانہ رمضان شریف میں افطار اور سحری کے وقت ایسے سات ہزار آدمیوں کو جہنم سے خلاصی مرحمت فرماتے ہیں جو جہنم کے مستحق ہو چکے تھے اور جس رات شب قدر ہوتی ہے تو حق تعالیٰ شانہ حضرت جبریل علیہ السلام کو حکم فرماتے ہیں وہ فرشتوں کے ایک بڑے لشکر کے ساتھ زمین پر اترتے ہیں اُن کے ایسے سبز رنگ کے دو پر ہوتے ہیں جو موتیوں اور یاقوت سے مزین و آراستہ ہوتے ہیں اور اُن دو پروں کو صرف اسی رات میں کھولتے ہیں۔ چنانچہ حق تعالیٰ شانہ کا فرمان ہے ”تَنْزِلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ“ (سورۃ القدر) فرشتے اور روح الامین (جبریل علیہ السلام) اپنے رب کے حکم سے اترتے ہیں۔ فرشتے سدرۃ المنتہی کے نیچے ہوتے ہیں اور روح سے مراد جبریل علیہ السلام ہیں۔ چنانچہ جبریل علیہ السلام ہر روزہ دار کھڑے اور خشکی میں نماز پڑھنے والے کو سلام کرتے ہیں ”السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُؤْمِنُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُؤْمِنُ“ کہ جب طلوع فجر کا وقت ہوتا ہے تو جبریل علیہ السلام اور دوسرے فرشتے واپس آسمانوں پر چلے جاتے ہیں۔ اہل آسمان جبریل علیہ السلام سے پوچھتے ہیں اے جبریل! حق تعالیٰ شانہ نے لَآ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کے وارثوں کے ساتھ کیا کیا؟ جبریل علیہ السلام فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اُن کے ساتھ خیر و بھلائی کا معاملہ کیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتے کروہین جبریل علیہ السلام سے ملاقات کرتے ہیں اور کہتے ہیں حق تعالیٰ شانہ نے ماہ رمضان میں روزہ رکھنے والوں کے ساتھ کیا معاملہ

﴿برکات تراویح﴾

نماز تراویح ثواب کی چیز ہے

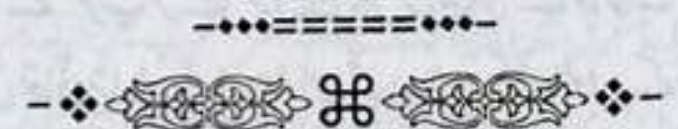
ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو وعظ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تمہارے اوپر ایک مہینہ آرہا ہے جو بہت بڑا مہینہ ہے، بہت مبارک مہینہ ہے، اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزوں کو فرض فرمایا ہے اور اس کے رات کے قیام (تراویح) کو ثواب کی چیز بتایا ہے۔ جو شخص اس مہینہ میں کسی نیکی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے وہ ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں فرض کو ادا کیا اور جو شخص اس مہینہ میں فرض کو ادا کرے وہ ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں ستر فرض ادا کرے، یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے اور یہ مہینہ لوگوں کے ساتھ غنحواری کرنے کا ہے، اس مہینہ میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔ جو شخص کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے اُس کے لئے گناہوں کے معاف ہونے اور آگ سے خلاصی کا سبب ہوگا اور روزہ دار کے ثواب کی مانند اس کا ثواب ہوگا، مگر اس روزہ دار کے ثواب میں سے کچھ کمی نہیں کی جائے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید ارشاد فرمایا: یہ ثواب اللہ تعالیٰ ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی سے روزہ افطار کرانے والے کو بھی عطا فرما دیتا ہے اور جس شخص نے روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا، حق تعالیٰ (قیامت کے دن) میرے حوض سے اُس کو ایسا پانی پلائیں گے جس کے بعد جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہیں لگے گی، یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا اوّل حصہ اللہ کی رحمت ہے، درمیانی حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ آگ سے آزادی ہے۔ چار چیزوں کی اس میں کثرت رکھا کرو جن میں سے دو چیزیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے واسطے اور دو چیزیں ایسی ہیں جن سے تمہیں چارہ کار نہیں۔ پہلی دو چیزیں جن سے تم اپنے رب تعالیٰ کو راضی کرو، کلمہ طیبہ اور استغفار کی کثرت ہے اور دوسری دو چیزیں جن کے بغیر چارہ کار نہیں وہ یہ ہیں کہ جنت کی طلب کرو اور جہنم کی آگ سے پناہ مانگو۔

﴿شعبُ الايمان اكثر العمال حصه هاشم﴾

کیا ہے؟ جبریل علیہ السلام فرماتے ہیں حق تعالیٰ شانہ نے اُن کے ساتھ خیر و بھلائی کا معاملہ کیا ہے۔ پھر جبریل علیہ السلام کے ساتھ دوسرے فرشتے بھی حق تعالیٰ شانہ کے دربار میں سجدہ ریز ہو جاتے ہیں۔ حق تعالیٰ شانہ فرماتے ہیں: اے میرے فرشتو! تم گواہ رہو! میں نے رمضان شریف کے روزہ داروں کی مغفرت کر دی، بجز اُس آدمی کے جس پر جبریل علیہ السلام نے سلام نہیں کیا۔ چنانچہ جبریل علیہ السلام اس رات ان لوگوں پر سلام نہیں کرتے۔ (۱) شراب کے عادی (۲) جادوگر (۳) شطرنج کھیلنے اور طبلہ بجانے والے (۴) والدین کے نافرمان

پھر جب عید الفطر ہوتی ہے فرشتے نازل ہوتے ہیں اور راستوں کے سروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں: اے اُمّت محمد رسول اللہ ﷺ! رب تعالیٰ (کے دربار) کی طرف چلو۔ پھر جب مومنین عید گاہ میں پہنچ جاتے ہیں تو حق تعالیٰ شانہ پکارتے ہیں کہ اے میرے فرشتوں! بتاؤ کیا بدلہ ہے اُس مزدور کا جو اپنا کام پورا کر چکا ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے معبود! اُس کا بدلہ یہی ہے کہ اُس کی مزدوری پوری پوری دے دی جائے۔ حق تعالیٰ شانہ فرماتے ہیں: یہ میرے نیک بندے ہیں اور میرے نیک بندوں کی اولاد ہیں، میں نے انہیں روزوں کا حکم دیا، سو انہوں نے روزے رکھے، انہوں نے میری اطاعت کی اور میرے فریضہ کو پورا کیا۔ ایک منادی فرشتہ اعلان کرتا ہے: اے اُمّت محمد ﷺ! کامیاب و کامران واپس لوٹ جاؤ تمہاری مغفرت ہو چکی ہے۔

﴿الترغيب والترہیب جلد اول مترجم: ۳۹۸ ☆ کنز العمال حصہ ہفتم﴾



ہر سجدہ کے بدلے ڈیڑھ ہزار نیکی

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رمضان شریف کی پہلی رات آتی ہے تو آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ پھر رمضان المبارک کی آخری رات تک کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور رمضان شریف کی راتوں میں ایماندار آدمی جو نماز پڑھتا ہے (نماز تراویح ہو یا دیگر نوافل) ہر سجدے کے بدلے اُس کے لئے پندرہ سو نیکی لکھی جاتی ہے اور جنت میں اُس کے لئے سرخ یا قوت کا ایک محل تعمیر کیا جاتا ہے جس کے ساٹھ ہزار دروازے ہوتے ہیں اُس کے ہر دروازے میں سرخ رنگ کے یا قوتی جڑاؤ کا ایک سونے کا محل ہوتا ہے جو سرخ یا قوت سے مزین ہوتا ہے۔ ایماندار آدمی جب رمضان شریف کا پہلا روزہ رکھتا ہے اُس کے سابقہ گناہ معاف کئے جاتے ہیں اور صبح کی نماز سے مغرب تک پورا رمضان شریف کا مہینہ روزانہ ستر ہزار فرشتے اُس کے لئے بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں اور ماہ رمضان میں وہ جو سجدہ بھی کرتا ہے خواہ دن کو یا رات کو اُس کے ہر سجدہ کے بدلہ جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے اس کا سایہ اس قدر دراز ہوگا کہ ایک گھوڑا سوار اس کے سایہ میں پانچ سو سال تک چل سکتا ہے۔ ﴿الترغیب والترہیب جلد اول مترجم: ۳۹۵ ☆ شعب الایمان جلد سوم﴾

اس حدیث پاک میں ایک سجدہ کی ڈیڑھ ہزار نیکی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادی ہے۔ ایک رکعت کے دو سجدے ایک رکعت کی تین ہزار نیکیاں جو لوگ مسلمانوں کو 12 رکعتیں کم پڑھاتے ہیں سوچیں وہ مسلمانوں کو 36 ہزار نیکیوں کا خسارہ دیتے

ہیں۔ خود بھی خسارے میں اور مسلمانوں کو دھوکہ دے کر خسارے کی طرف لے جا رہے ہیں۔

مزید غور کرو کہ تھوڑی سی کوشش سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ادا ہونے کے ساتھ ساتھ بیس رکعت نماز تراویح پڑھنے سے اس حدیث پاک کی روشنی میں اور قارئین کے ساتھ 60 ہزار نیکیاں ملتی ہیں۔ کوئی کم فہم ہی ہوگا جو اتنے نفع والے عمل کو چھوڑ کر خسارے میں چلا جائے اور عقل و بصیرت کا دامن ہاتھ سے چھوڑ کر دُنیوی اور اخروی نفع سے محروم ہونے کی سوچ کو اپنائے گا۔

سبحان اللہ! کیا عجیب جوشِ محویت ہے کہ مسلمان دن بھر کی بھوک اور پیاس کے بعد رات کو خدا کی یاد کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے۔ دُنیا دارِ نفس پرست کیلئے گمان ہو سکتا تھا کہ دن بھر کی بھوک و پیاس کا تھکا ہارا بندہ رات کو آرام کرے اور اُس کی نمازِ عشاء میں بھی اگرچہ بالکل معافی نہ ہو تو کچھ رکعتیں ہی کم کر دی جائیں مگر ایسا نہیں ہوا بلکہ وہ اپنے پیارے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں جن کے پاؤں مبارک قیامِ اللیل سے ورم کر جاتے تھے سترہ رکعت میں تخفیف کی بجائے سینتیس (۳۷) رکعتیں ادا کرتا ہے۔ بس شب کو جب جہان سنان ہوتا ہے دُنیا کا ذرہ ذرہ مجسم خاموشی اور محو خواب شیریں ہونے کا ارادہ کرتا ہے تو شیخِ گمانِ سنتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر کو خالی کر کے خدا کی یاد میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

عارفِ کھڑی میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں.....

رات پوے تے بے درداں لوں نیند پیاری آوے
تے درد مندوں لوں یادِ بجن دی ستیاں آن جگاوے

ہمارے پیرو مشد حضرت ابوالبلیان پیر محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے
ساون کی کالی راتوں میں جب بوندھا باندھی ہوتی ہے
یہ یاد خدا میں روتے ہیں جب دنیا مست سوتی ہے
اُس خدائے واحد کی حمد و ثناء کرتے ہیں۔ جس نے اس خلعت کدۂ دنیا میں
ان کو ایک ایسا نور بخشا جس سے انکے قلوب منور ہو گئے۔ بندے اور خدا کے حقیقی
تعلقات قائم ہو گئے۔
اللہ رب العزت نے ایسے ہی اپنے بندوں کی شان قرآن مجید میں بیان
فرمائی۔

ارشاد خداوندی ہے.....

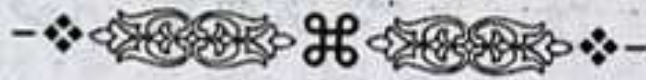
”وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا“

﴿پ ۱۹ سورۃ الفرقان آیت نمبر ۶۴﴾

ترجمہ:- اور یہ وہ ہیں جو اپنے رب کے سامنے سجدہ اور قیام کی حالت میں
راتیں بسر کرتے ہیں۔

تیس رات تک اللہ تعالیٰ نے مسلسل تم کو تراویح میں اپنا کلام سنوایا۔ اپنے
جنت کے لئے وعدے تازے فرمائے دوزخ کے عذاب سے ڈرایا اور اس سے باز
رہنے کی ہدایت کی۔ اس سے بڑی بات اور کیا چاہئے کہ تیس رات تک احکم الحاکمین
سے ہم کلامی کا شرف حاصل ہوتا رہا۔ دُور سے نہیں بالکل قریب سے اتنا قریب
بلالیا کہ تمام عمر مجاہدے کرتے رہتے تب بھی اتنا قریب نہیں آسکتے تھے۔ بغیر
استحقاق کے روزانہ زائد بیس رکعت نماز تراویح کے ذریعہ سے چالیس مقامات

قرب (سجدے) مزید عطا فرمادیئے۔ ہر سجدہ مقام قرب ہی تو ہوتا ہے۔ اس
طرح کہ ہر دوسرا سجدہ مقام اعلیٰ پر ہوتا ہے۔ اس طرح مقام قرب میں یہیم
(مسل) ترقی عطا فرمائی۔ یہ سب علامات تعلق مع اللہ ہیں۔ کوئی دوسرا جذبہ اور
مقصد اس کا محرک نہ ہو۔ اسی ایمان اور احتساب سے ہمارے اعمال کا تعلق
اللہ تعالیٰ سے جڑتا ہے بلکہ یہی ایمان و احتساب ہمارے اعمال کے قلب و رُوح
ہیں اگر یہ ہوں تو پھر ظاہر کے لحاظ سے بڑے سے بڑے اعمال بھی بے جان اور
کھوکھلے ہیں جو خدا نخواستہ قیامت کے دن کھوٹے سسکے ثابت ہوں گے اور ایمان و
احتساب کے ساتھ بندے کا ایک عمل بھی اللہ کے ہاں اتنا عزیز اور قیمتی ہے کہ اس
کے صدقہ اور طفیل میں اس کے برس ہا برس کے گناہ معاف ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ
ایمان اور احتساب کی یہ صفت اپنے فضل سے نصیب فرمائے۔



نماز تراویح کی ترغیب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحابہ رضی اللہ عنہم) کو قیام رمضان (تراویح) کا شوق دلاتے تھے۔ لیکن اسے فرض سمجھنے کا حکم نہیں فرماتے تھے۔ پھر ارشاد فرماتے جس شخص نے ایمان کی حالت میں اور طلب ثواب کی نیت سے رمضان میں قیام کیا اس کے پہلے گناہ بخش دیئے گئے۔

﴿مسلم شریف کتاب صلاة المسافرين باب الترغیب فی قیام رمضان وحوالہ تراویح﴾

﴿الترغیب والترہیب جلد اول مترجم: ۳۹۳﴾

ابن سائب کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رمضان المبارک میں لوگوں کو قیام اللیل کراتے تھے۔ ﴿کنز العمال حصہ ہفتم﴾

عرفہ روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رمضان میں لوگوں کو قیام اللیل کا حکم دیتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک امام مردوں کے لئے مقرر فرماتے تھے اور ایک امام عورتوں کے لئے۔ عرفہ کہتے ہیں: مجھے عورتوں کا امام مقرر کیا گیا تھا۔ ﴿کنز العمال حصہ ہفتم﴾

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ماہ رمضان میں قیام پر ابھارا کرتا تھا اور انہیں خبر دیتا تھا کہ ساتویں آسمانوں پر ایک مبارک مقام ہے جسے ”ظلیۃ القدس“ کہا جاتا ہے۔ اس میں ایک قوم ایسی ہے جسے روح کہا جاتا ہے۔ چنانچہ جب لیلة القدر ہوتی ہے یہ قوم اپنے رب تعالیٰ سے آسمان دنیا پر اترنے کی اجازت طلب کرتی ہے۔ رب تعالیٰ

انہیں اجازت مرحمت فرمادیتا ہے۔ چنانچہ یہ جس نمازی کے اوپر سے گزرتے ہیں اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے: اے ابوالحسن! لوگوں کو نماز پر براہیختہ کرتے رہو تا وقتیکہ انہیں بھی برکت کا حصہ مل جائے (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو قیام اللیل کا حکم دیا)۔ ﴿کنز العمال حصہ ہفتم ☆ شعب الایمان للبیہقی﴾

یہ سنت سیکدہ ہے۔ جماعت کے ساتھ ادا کرنا افضل و بہتر ہے۔ رات کا قیام حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیہقی کی ہے جبکہ دوسرے مسلمانوں کو اس کی ترغیب دلائی ہے اور قیام کرنے والے کو گناہوں کی بخشش کی خوشخبری سنائی ہے۔

چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے جس شخص نے رمضان کا قیام ایمان کی حالت اور ثواب کی نیت سے کیا اس کے گزشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

نماز تراویح قیام رمضان ہی کی ایک صورت ہے، لیکن افسوس کہ بہت سے لوگ صحت و طاقت فراغت اور عبادت کا موقع مہیا ہونے کے باوجود اس ماہ کے دنوں اور راتوں میں کوتاہی برتتے اور اس ماہ کی راتوں کی ایک گھڑی بھی قیام کرنے میں غفلت کرتے ہیں جو ایسی گھڑی ہے اگر وہ اپنے رب کی عبادت میں گزاریں گے تو ان کے لیے اس دن تک محفوظ کر لی جائے گی جس دن وہ ایک ایک نیکی کے محتاج ہوں گے۔

آپ خود دیکھتے ہیں کہ ہم میں سے کتنے دوست ہیں جو ایسی مجلسوں میں کئی کئی گھنٹے صرف کر دیتے ہیں جن میں بے فائدہ گفتگو، قیل و قال اور بے مقصد گپ شپ کے سوا کچھ نہیں ہوتا جو بسا اوقات انہیں گناہوں تک لے جاتی ہے مگر یہ دوست اس سے نہ تو اکتاتے ہیں اور نہ ہی چھٹکتے ہیں..... اگر ان کا دل اچاٹ ہوتا ہے تو

صرف ایک گھڑی مسلمانوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے جبکہ یہ نماز اللہ تعالیٰ سے اچھا ثواب اور عمدہ جزا حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

.....

یہ سب کچھ قلتِ اجر و ثواب میں عدمِ رغبت و دلچسپی کا نتیجہ ہے۔ میرے بھائیو! یہ بات اچھی طرح جان رکھو! نفل نماز تو رمضان سمیت سارے سال کی راتوں میں مستحسن و محبوب اور کثیر الثواب عمل ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے یہ کام کرنے والوں کی بڑی تعریف فرمائی ہے۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَ طَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ﴿سورة السجدة آیت نمبر ۱۵﴾

ترجمہ:- اُن کے پہلو اُن کے بستروں سے جدا رہتے ہیں اور اپنے رب کو خوف اور اُمید (کی ملی جلی کیفیت) سے پکارتے ہیں اور ہمارے عطا کردہ رزق میں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ”وہ اپنے پہلوؤں کو بستروں سے الگ کر کے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے اور جنت کی اُمید کرتے ہوئے اُس کی عبادت کرتے ہیں۔“

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے.....

كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ الَّذِينَ آمَنُوا لَئِيْلًا سَوَاعِدُ ﴿سورة التوبة آیت نمبر ۱۸﴾

وہ راتوں کو تھوڑی سی دیر سویا کرتے تھے اور رات کے پچھلے پہروں میں (اُٹھ

اُٹھ کر) مغفرت طلب کرتے تھے۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے وَالَّذِينَ يَمْتُتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا ﴿سورة الفرقان آیت نمبر ۶۳﴾ وہ اپنی راتیں اللہ تعالیٰ کے سامنے سر بسجود ہو کر اور قیام کر کے گزارتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم ﷺ آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور اُمت کے نیک لوگوں نے اس پر پیچھلی کی اس کی طرف دعوت دی اور اس کی طرف رغبت دلائی ہے۔

چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”رات کا قیام ہر صورت کرو کیونکہ یہ تم سے پہلے نیک لوگوں کی صفت تھی اللہ تعالیٰ سے قربت اور گناہ سے دُور رکھنے کا ذریعہ گناہ مٹانے کا سبب اور جسم کی بیماریاں کم کرنے کا نسخہ ہے۔“

﴿مسند امام احمد صحیح سنن الترمذی جلد نمبر ۳ رقم الحدیث ۳۵۳۹﴾ اس حدیث کا جلد دوم لہذا خیر و بھلائی میں رغبت و دلچسپی رکھنے والے مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو رات کی نماز سے الگ نہ رکھے خواہ تھوڑے وقت کے لیے ہی ہو۔

آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے.....

رات کی نماز نہ چھوڑو اگرچہ بکری کا دودھ دوہنے میں صرف ہونے والے وقت کے برابر ہی ہو۔ ﴿طبرانی شریف﴾

ایک اور حدیث پاک میں ہے.....

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ”بیشک رات میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے اگر یہ کسی مسلمان کو نصیب ہو

جائے تو وہ اس میں دنیا و آخرت کی جو چیز مانگے گا اللہ تعالیٰ اُسے دے دیں گے اور ایسا ہر رات ہوتا ہے۔ ﴿مسند امام احمد جلد نمبر ۱۱ ص ۱۱۱﴾ صحیح ابن حبان ☆ مسلم شریف ﴿ جب سال کی ساری راتوں میں سے ہر رات اللہ تعالیٰ کا یہ فضل عظیم ہوتا ہے تو پھر رمضان المبارک کی راتوں میں اس فضل الہی کا کیا سماں ہوتا ہوگا۔ ایک اور حدیث میں مروی ہے کہ رات کی تنہائی میں دو رکعت نفل نماز نیکی کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے! اس خیر کی طرف دوڑو اور ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا اور پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں بھلا دیا۔ اپنی آخرت کے لیے توشہ ذخیرہ کرو! اُس دن کے لیے جس دن نہ مال کام آئے گا اور نہ اولاد مگر ہاں! جو اللہ تعالیٰ کے حضور شرک و گناہ کی آلائشوں سے پاک و صاف دل لے کر حاضر ہوا۔ ﴿سورہ الشعراء﴾

ذرا اس طرف غور کیا جائے کہ کیا کام کرنے والا اور کام نہ کرنے والا دونوں برابر ہو سکتے ہیں۔ لامحالہ کامل اور مختی کا مقام اور مرتبہ ایک جیسا نہیں ہوتا۔ پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ رمضان المبارک میں نماز تراویح چھوڑنے والے ان لوگوں کے برابر ہو جائیں جو اللہ تعالیٰ کے لئے رات قیام کریں، مشقت اٹھائیں اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں ہمہ تن محو رہیں۔ چنانچہ نماز تراویح کو محض سنت خیال کر کے ترک نہیں کرنا چاہئے۔ باقی سال بھر انسان دنیا کے دھندوں میں پھنسا رہتا ہے اور اگر ایک مہینے میں تھوڑا سا وقت اللہ تعالیٰ کی یاد میں لگا دیا جائے تاکہ اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے تو انسان کے لئے اس سے بڑھ کر منفعت بخش کام اور کونسا ہو سکتا ہے۔

تنبیہ

حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ میری امت جب تک ماہ رمضان میں قیام کرتی رہے گی، رسوا نہیں ہوگی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ماہ رمضان میں آپ ﷺ کی امت کی رسوائی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ حدود کو رمضان میں توڑنا۔ رمضان المبارک میں جو شخص زنا کرتا ہے یا شراب پیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے پاس اُس کی کوئی نیکی نہیں رہتی جس کے ذریعے وہ آگ سے اپنے بچاؤ کا سامان کر سکے۔

ماہ رمضان کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو چونکہ اس مہینہ میں نیکیاں اس قدر بڑھ جاتی ہیں جو غیر رمضان میں نہیں بڑھتی ہیں اور یہی حال بُرائیوں کا بھی ہے۔ (وہ بھی اس قدر بڑھ جاتی ہیں جو غیر رمضان میں نہیں بڑھتی ہیں) لہذا ہر قسم کی بُرائیوں سے بچنا چاہئے۔ ﴿طبرانی شریف ☆ کنز العمال حصہ ہفتم﴾ یہ بات ہرگز مسلمانوں کے شایانِ شان نہیں ہے کہ وہ رمضان شریف جیسے مقدس و مبارک مہینے میں سُستی، کالہی، بے رغبتی اور بے پروائی کا مظاہرہ کریں بلکہ زندگی کے ان قیمتی اور پُر نور لحظات کو غنیمت سمجھتے ہوئے نماز تراویح کی ادائیگی اور قرآن عزیز کی سماعت میں غیر معمولی ذوق و شوق اور مبر و تحمل سے کام لیتا چاہئے کیونکہ یہ محترم مہینہ، ممبر کا مہینہ ہے اور ممبر کا صلہ اور انعام بارگاہِ الہی سے جنت الفردوس کی شکل میں عنایت ہوگا۔

نماز تراویح رمضان المبارک کی راتوں میں نہایت ہی اہم عبادت ہے اگرچہ یہ نماز سنت ہے لیکن اس کی فضیلت بہت زیادہ ہے اور اس کی فضیلت کے پیش نظر مسلمانوں میں نماز تراویح باجماعت ادا کرنے کو بہت ہی افضل اور باعث ثواب سمجھا گیا ہے۔ نماز تراویح کے ذریعے سے دراصل اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی اطاعت کی پابندی ہوتی ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ رات کے وقت قیام کرو۔ چونکہ نماز تراویح میں قرآن پاک کی تلاوت کی جاتی ہے اور ایک مقررہ وقت کے لئے مسلمان نماز تراویح میں قرآن پاک کی تلاوت کو سنتے ہیں اور نماز ادا کرنے کی محنت و مشقت اپنے اللہ کو راضی کرتے ہیں اور یہ بھی دراصل رمضان کی عبادت کا ایک ضروری حصہ ہے مگر مسلمان نماز تراویح کی خاص پرواہ نہیں کرتے اور نماز کی ادائیگی میں سستی اور کوتاہی سے کام لیتے ہیں دیکھنے میں آتا ہے کہ پہلے دو تین روزوں کی تراویح میں لوگ بڑے ذوق و شوق سے مساجد میں تشریف لا کر نماز ادا کرتے ہیں لیکن جوں جوں روزوں کی تعداد زیادہ ہوتی جاتی ہے نماز تراویح پڑھنے والوں کی تعداد کم ہوتی جاتی ہے۔ مگر جو رائج العقیدہ مسلمان ہوتے ہیں ان کی تعداد میں کوئی فرق نہیں آتا۔



تاریخ نماز تراویح

نماز تراویح سنت مؤکدہ ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے خود نماز تراویح پڑھی اور صحابہ کو پڑھائی اور پڑھنے کی ترغیب بھی دی۔

صحیحین کی روایات کے مطابق حضور نبی کریم ﷺ نے تراویح مصلحتاً جماعت کے ساتھ پورا مہینہ نہیں پڑھی۔..... حدیث پاک ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ”ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روزے رکھے تو رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ رمضان (المبارک کے مہینے) میں قیام نہ فرمایا یہاں تک کہ (انیس دنوں والے رمضان المبارک کے) سات دن باقی رہ گئے پھر نبی کریم ﷺ نے ہمارے ساتھ تیسویں رات کو قیام فرمایا یہاں تک کہ تہائی رات گزر گئی پھر چھٹی رات (اختتام کی طرف سے) یعنی چوبیسویں رات ہوئی تو آپ ﷺ نے ہمارے ساتھ قیام نہ فرمایا (یعنی ہمارے ساتھ تراویح ادا نہ فرمائی) پھر اس حساب سے پانچویں شب یعنی پچیسویں رات آئی تو حضور ﷺ نے (مسجد نبوی شریف میں تشریف لا کر) ہمارے ساتھ قیام فرمایا یہاں تک کہ نصف رات گزر گئی۔ پھر (حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کاش! اس رات کے قیام کو آپ ﷺ ہمارے لئے زیادہ فرماتے۔ حضور ﷺ نے فرمایا.....

”ان الرجل اذا قام مع الامام حتى ينصرف كتب له قيام ليلة“

جب کوئی شخص امام کے فارغ ہونے تک اُس کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تو اُس کے لئے رات کا قیام لکھا جاتا ہے، پھر جب اس حساب سے چوتھی رات یعنی چھبیسویں رات آئی تو حضور ﷺ نے ہمارے ساتھ قیام نہ فرمایا۔ پھر اس کے بعد بحساب مذکور تیسری یعنی ستائیسویں شب آئی تو نبی پاک ﷺ نے اپنی ازواجِ مطہرات اہل و عیال اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جمع فرمایا اور ہمارے ساتھ قیام فرمایا یہاں تک کہ ہم ڈرے کہ ہم سے فلاح فوت نہ ہو جائے۔ میں نے کہا فلاح کیا ہے؟ فرمایا سحری۔ پھر بقیہ مہینے (کی راتوں) میں رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ قیام نہ فرمایا۔ ﴿ابوداؤد شریف ۲۰۲۱، ترمذی شریف ۱۶۶۱، نسائی شریف ۲۳۸۱﴾

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

كَانَ النَّاسُ يُصَلُّونَ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ بِاللَّيْلِ أَوْ ذَا عَا يَكُونُ مَعَ الرَّجُلِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ فَيَكُونُ مَعَهُ النَّفَرُ الْخَمْسَةُ أَوِ السَّيِّئَةُ أَوْ أَقَلُّ مِنْ ذَلِكَ أَوْ أَكْثَرُ فَيُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِمْ قَالَتْ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةً مِنْ ذَلِكَ أَنْ أَنْصِبَ لَهُ حَصِيرًا أَعْلَى بَابِ حُجْرَتِي فَفَعَلْتُ فَخَرَجَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ أَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ الْأَخْرَجَ قَالَتْ فَاجْتَمَعَ إِلَيْهِ مَنْ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْلًا طَوِيلًا ثُمَّ أَنْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَدَخَلَ وَتَرَكَ الْحَصِيرَ عَلَى حَالِهِ فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ تَحَدَّثُوا بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَنْ كَانَ مَعَهُ فِي الْمَسْجِدِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ قَالَتْ وَأَمْسَى الْمَسْجِدُ رَاجَاً بِالنَّاسِ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعِشَاءَ الْأَخْرَجَ ثُمَّ دَخَلَ بَيْتَهُ وَكَبَّتِ النَّاسُ قَالَتْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا شَأْنُ النَّاسِ يَا عَائِشَةُ

قَالَتْ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِعَ النَّاسُ بِصَلَاتِكَ الْبَارِحَةِ بِمَنْ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ فَحَشَدُوا وَإِلَيْكَ لِيُصَلِّيَ بِهِمْ قَالَتْ فَقَالَ أَطَوَعْنَا حَصِيرَكَ يَا عَائِشَةُ قَالَتْ فَفَعَلْتُ وَبَكَتِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَيْرَ غَافِلٍ وَكَبَّتِ النَّاسُ مَكَانَهُمْ حَتَّى خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الصُّبْحِ فَقَالَتْ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ أَمَا وَاللَّهِ مَا بَتُّ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَيْلَتِي هَذِهِ غَافِلًا وَمَا خَفِيَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ وَلَكِنِّي تَخَوَّفْتُ أَنْ يُفْتَرَضَ عَلَيْكُمْ فَأَكْلَفُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيعُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا

﴿مسلم شریف کتاب صلاة المسافرين باب الترغيب في قيام رمضان وهو التراویح﴾

﴿مسند امام احمد رقم الحديث ۲۵۱۰۳﴾

ترجمہ:- صحابہ کرام مسجد نبوی شریف میں رمضان میں رات کو تراویح کی نماز چھوٹی چھوٹی جماعتوں کی شکل میں ادا کیا کرتے تھے جس کو قرآن مجید کا کچھ حصہ حفظ (یاد) ہوتا تھا تو اُس کے ساتھ پانچ چھ افراد یا اس سے کم و بیش جمع ہو جاتے پھر مل کر جماعت کے ساتھ ہی تراویح کی نماز پڑھا کرتے تھے۔ پھر مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس دوران ایک رات حکم فرمایا کہ ان کے لیے اپنے حجرے کے دروازے کے قریب (جماعت تراویح کے لیے) ایک چٹائی بچھا دوں۔ میں نے یہ کام کر دیا۔

پھر رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد اُس چٹائی کی طرف تشریف لائے اور مسجد میں موجود حضرات بھی جمع ہو گئے پھر رسول اللہ ﷺ نے اُن کو رات کے لیے حصے تک تراویح کی نماز پڑھائی پھر رسول اللہ ﷺ واپس گھر میں تشریف لے آئے اور چٹائی کو اپنی حالت پر چھوڑ دیا اور (یہی عمل حضور ﷺ نے دوسرے

دن بھی کیا) پھر جب صبح ہوئی تو ان لوگوں نے جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گزشتہ رات نماز میں شامل تھے گفتگو کی اور پھر شام ہونے کے وقت ہی مسجد لوگوں سے پڑھ گئی پھر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھائی اور اپنے گھر میں تشریف لے آئے اور لوگ وہیں موجود رہے۔

رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اے عائشہ! لوگوں کا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! لوگوں نے آپ کی کل گزشتہ نماز کے بارے میں ان لوگوں سے سنا جو مسجد میں تھے تو انہوں نے اس نماز کیلئے لوگوں کو جمع کر لیا تا کہ آپ ان کو نماز (تراویح) پڑھائیں۔

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہ! آپ اس چٹائی کو لپیٹ دیں تو میں نے اس چٹائی کو لپیٹ دیا پھر رسول اللہ ﷺ نے غور و فکر کے ساتھ یہ رات گزاری اور لوگ اپنی جگہ موجود تھے۔

یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ صبح کے وقت تشریف لائے اور آپ نے فرمایا اے لوگو! اللہ کی قسم میں نے الحمد للہ یہ رات تمہاری طرف سے غفلت میں نہیں گزاری اور تمہارا مسجد میں موجود رہنا مجھ سے خفیہ نہیں تھا، لیکن مجھے خوف ہوا کہ کہیں یہ تمہارے اوپر فرض نہ کر دی جائے پھر تم ایسے اعمال کے مکلف نہ بن جاؤ جن پر (فرضوں کی طرح) پیکر کی تم میں طاقت نہ ہو بے شک اللہ تعالیٰ ثواب دینے کو ترک نہیں فرماتے یہاں تک کہ تم اس کی عبادت کو ترک نہ کر دو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَادَا أُنَاسٍ فِي رَمَضَانَ يُصَلُّونَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا هَؤُلَاءِ؟ قِيلَ هَؤُلَاءِ نَاسٌ لَيْسَ مَعَهُمْ قُرْآنٌ وَأَمَّا بَنُو كَعْبٍ يُصَلُّونَ

وَهُمْ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَصَابُوا وَنَعِمَ مَا صَنَعُوا۔

﴿ابوداؤد باب فی قیام شہر رمضان سنن الکبریٰ ۴۹۵/۲﴾

﴿صحیح ابن حبان فصل فی التراویح قیام رمضان﴾

ترجمہ:- ماہ رمضان المبارک میں ایک رات کا واقعہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اپنے آستانہ عالیہ سے کہیں مسجد کی طرف نکلے تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ مسجد نبوی کے ایک گوشہ میں کچھ لوگ باجماعت کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں تو عرض کیا گیا کہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ جنہیں قرآن مجید یاد نہیں اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نماز تراویح پڑھ رہے ہیں اور یہ سب لوگ پیچھے کھڑے اُن کی اقتداء میں نماز تراویح پڑھ رہے ہیں۔ یہ بات سن کر ان لوگوں کی تحسین فرماتے ہوئے حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ انہوں نے ٹھیک کیا ہے اور یہ جو کر رہے ہیں بہت ہی اچھا عمل ہے۔

وضاحت:- ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ کے زمانے میں بھی چھوٹی چھوٹی جماعتوں کی شکل میں تراویح کی جماعت ہوتی تھی اور امام تراویح میں قرآن مجید پڑھا کرتا تھا اور لوگ مقتدی بن کر سماعت کیا کرتے تھے اور آپ ﷺ نے بھی لوگوں کو جماعت سے نماز تراویح پڑھائی، لیکن فرض ہونے کے خوف کی وجہ سے اس کو جاری نہیں رکھا۔

بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ نے دراصل تین رات تک جماعت سے تراویح کی نماز پڑھائی تھی چنانچہ بخاری شریف میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں اس کی وضاحت ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

”حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَلِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ

الزَّيْمَرُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ لَيْلَةً مِنْ جُوفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ وَصَلَّى رَجُلٌ بِصَلَاتِهِ فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا فَأَجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَصَلَّى فَصَلُّوا مَعَهُ فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الْعَالِيَةِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى فَصَلُّوا بِصَلْوَةٍ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ حَتَّى خَرَجَ لِصَلْوَةِ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَمْ يَخَفْ عَلَى مَكَانِكُمْ وَلَكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تَفْتَرَحَ عَنْكُمْ فَتَعْجِزُوا عَنْهَا فَتُوفِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ۔

﴿بخاری شریف جلد اول کتاب الصوم مترجم صفحہ ۷۹۸﴾

﴿مسلم شریف کتاب صلاة المسافرين باب الترغيب في قيام رمضان وهو التراویح﴾

ترجمہ:- رحمۃ اللعالمین ﷺ کی زوجہ محترمہ اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ آدمی رات کے وقت مسجد تشریف لے گئے اور نماز ادا کی لوگوں نے آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھنی شروع کر دی۔ صبح لوگوں نے رات کی نماز کا تذکرہ کیا۔ چنانچہ پہلی مرتبہ سے زیادہ لوگ (اگلی رات میں) جمع ہو گئے۔ دوسری رات نبی کریم ﷺ تشریف لے گئے اور لوگوں نے آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ پھر لوگوں نے صبح اس واقعہ کا (دیگر لوگوں سے) ذکر کیا تو تیسری رات مسجد میں بہت زیادہ لوگ جمع ہو گئے۔ رسول اکرم ﷺ تشریف لائے اور لوگوں نے آپ کی اقتداء میں پڑھی۔ اور چوتھی رات کو اس قدر کثرت سے صحابہ کرام جمع

ہوئے کہ مسجد میں جگہ تنگ پڑ گئی اور رسول اللہ ﷺ ان ”لوگوں“ کے پاس تشریف نہیں لائے۔ چنانچہ لوگوں نے نماز نماز پکارنا شروع کر دیا۔ مگر رسول اکرم ﷺ تشریف نہیں لائے حتیٰ کہ صبح کی نماز کے وقت تشریف لائے۔ جب صبح کی نماز ہو گئی تو آپ ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے کلمہ شہادت پڑھا اور اس کے بعد فرمایا:

”گزشتہ رات تمہارا حال مجھ سے مخفی نہ تھا، لیکن مجھے یہ خوف تھا کہ رات کی نماز ”تراویح“ فرض کر دی جائے گی اور تم اس کی ادائیگی سے عاجز ہو جاؤ گے۔ (یعنی اگر میں باہر نکل کر تمہارے ساتھ تراویح ادا کروں تو کہیں ایسا نہ ہو کہ نماز تراویح کی جماعت تم پر فرض ہو جائے کیونکہ زمانہ وحی کا ہے اگر نماز تراویح فرض ہو گئی تو بہت سے کم ہمت لوگ پڑھ نہیں سکیں گے تو ترک فرض کا گناہ ہوگا، قربان جائیں آقا ﷺ کی صفت شفقت پر کہ اپنی امت پر کتنے شفیق اور مہربان ہیں آرام اور سہولت کا کتنا خیال رکھتے ہیں جو آپ کے اس عمل سے عیاں ہے۔)

اس حدیث سے یہ بات واضح ہو گئی کہ نبی کریم ﷺ کو نماز تراویح باجماعت پسند تھی، مگر اس خوف سے کہ کہیں اللہ تعالیٰ اسے فرض قرار نہ دے دیں۔ آپ ﷺ نے تسلسل کے ساتھ مسجد میں باجماعت یہ نماز ادا نہیں فرمائی۔

پھر اس طرح حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اور حضرت عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے ابتدائی دور میں الگ الگ بغیر جماعت نماز تراویح کا سلسلہ رہا تا آنکہ حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ایک روز مسلمانوں کو حضرت ابی بن کعب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی امامت میں مسجد میں نماز تراویح باجماعت کے لئے جمع فرمایا۔ پس اسی روز سے رمضان کے پورے

ماہ میں باجماعت نماز تراویح میں رکعت ادا کرنے کا رواج ہوا۔

حدیث پاک ملاحظہ فرمائیں.....

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا تَأَهُُّبًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَتَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِي أَنَّهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ أَذْكَاءُ مُتَفَرِّقُونَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي بِصَلَوَتِهِ الرَّهْطُ فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي أَرَى لَوْ جُمِعَتْ هَؤُلَاءِ عَلَى قَارِيٍّ وَاحِدٍ لَكَانَ أَثْمَلُ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلَى أَبِي بَنِي كَعْبٍ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً أُخْرَى وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَوَةِ قَارِيهِمْ قَالَ عُمَرُ نِعْمَ الْبِدْعَةُ هَذِهِ وَالَّتِي يَنَاقُونَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِي يَقُومُونَ بِرِيدِ أَحِرَ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ أَوَّلَهُ.

﴿بخاری شریف جلد اول کتاب الصوم مترجم صفحہ ۷۹۸﴾

﴿الموطا از امام مالک کتاب الصلوٰۃ فی رمضان باب ما جاء فی قیام رمضان﴾

﴿السنن الکبریٰ للبیہقی ۴/۳۹۳ ص ۲۸۳ المسند رک حاکم ۷۸۳﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس نے اس کے حق ہونے کی تصدیق کرتے ہوئے اور آخرت کے طلب ثواب کی نیت سے ماہ رمضان میں رات کو قیام کیا اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ ابن شہاب نے

کہا رسول اللہ ﷺ کی وفات حسرت صد آیات ہوئی حالانکہ معاملہ اس طرح تھا۔ پھر خلافت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اوائل خلافت میں معاملہ اسی طرح رہا۔ ابن شہاب نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے عبدالرحمن بن عبدالقاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ میں رمضان المبارک میں ایک رات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد کی طرف گیا۔ ہم کیا دیکھتے ہیں کہ لوگ مختلف ٹولیوں میں الگ الگ نماز پڑھ رہے ہیں۔ چنانچہ ایک آدمی نماز پڑھ رہا ہے اور اس کی اقتداء میں چند آدمی نماز پڑھ رہے ہیں اس حالت کو دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری رائے ہے کہ اگر ان لوگوں کو ایک قاری کے پیچھے جمع کر دوں تو بہت اچھا ہوگا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس رائے کے نفاذ کا پختہ عزم کر لیا اور سب لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پیچھے جمع کیا۔ اس کے بعد ایک رات پھر میں آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں گیا لوگ اپنے ایک قاری کے پیچھے نماز میں مشغول تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هَذِهِ“ یہ نیا طریقہ بہت اچھا ہے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں حکم دیا کہ رمضان میں رات کو نماز پڑھائیں کیونکہ لوگ دن کو روزہ رکھتے ہیں رات کو اچھی طرح سے قرأت نہیں کر سکتے لہذا تم انہیں نماز پڑھاؤ۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: اس چیز کا تو پہلے وجود نہیں تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! میں جانتا ہوں لیکن یہ بہت اچھا طریقہ ہے۔ چنانچہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو بیس (۲۰) رکعات پڑھائیں۔ ﴿کنز العمال حصہ ہفتم﴾

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے باجماعت تراویح کو جو بدعت کہا ہے یہ لغوی معنی میں ہے نہ کہ اصطلاحی معنی میں یعنی بدعت نیا طریقہ نئی بات کے ہے اسے اصطلاحی بدعت سے نہیں تعبیر کیا جاسکتا چونکہ اُس وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کثیر تعداد موجود تھی آپ رضی اللہ عنہ کی رائے سب صحابہ نے نہ صرف بخوشی قبول کی بلکہ اس کی حمایت کی اور توثیق کی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اس پر اجماع ہو گیا۔ لہذا اسے بدعت کہنا یا سمجھنا خطرہ سے خالی نہیں۔ ﴿کنز العمال حصہ ہشتم﴾

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”بُعثَتِ الْبِدْعَةُ هَذِهِ“ (یہ اچھی بدعت ہے) یعنی ”تقرر جماعت کا“ اچھی بدعت ہے نہ کہ اصل جماعت کہ وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو چکی ہے۔ اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی بار جماعت سے تراویح ادا کیں۔ جیسا کہ اوپر گزرا۔

حق تو یہ ہے کہ جو کچھ خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین نے کیا وہ عین سنت ہے۔ پس معنی بدعت کے یہاں باعتبار سنت کے ہیں نہ کہ اصطلاح فقہاء کے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.....

”عَلَيْكُمْ سُنَّتِي وَسُنَّتِ خُلَفَاءِ رَاشِدِيْنَ“

﴿جامع ترمذی ابواب العلم باب ما جاء فی الاخذ بالسنة﴾

﴿السنن الکبریٰ للبیہقی: ۱۱۳/۱۰۱۱۳۱۰ الترغیب والترہیب: ۷۸۷﴾

ترجمہ:- تم میری اور خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑو۔

یعنی جس طرح میری سنت پر عمل کرنا مسلمانوں کے لئے ضروری ہے اسی

طرح خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سنت پر عمل کرنا بھی لازمی ہے۔ اس لئے کہ اُن کی سنت گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی سنت مبارک ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تراویح جماعت کے ساتھ پڑھتے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھ کر فرمایا تھا ”یہ کتنا اچھوتا اور عمدہ طریقہ ہے۔ اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک نیا طریقہ فرما کر اس کو نظر اٹھان دیکھا۔ غور کرنا چاہئے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کسی بدعت کو کیسے جاری فرما سکتے تھے۔ کیا ان کے سامنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نہ تھا کہ دین میں ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ نماز تراویح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں شروع تھی۔ صحیح روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ مسجد میں تین روز یہ نماز پڑھی، لوگ بکثرت جماعت میں بڑھتے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اندیشہ سے کہ یہ نماز امت پر فرض نہ ہو جائے جماعت کے ساتھ پڑھنا ترک فرما دیا۔ کیونکہ فرضیت کی صورت میں امت کے تمام افراد خصوصاً بوڑھوں اور بیماروں کو بڑی تنگی رہتی۔ اس کے بعد لوگ ایک ایک..... یا دو دو..... تین تین..... مل کر پڑھنے لگے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور خلافت آیا تو آپ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت میں سب کو جماعت کے ساتھ مل کر پڑھنے کا حکم فرمایا اور اس کو اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت تصور فرما کر خوشی کا اظہار کیا۔ کیونکہ اللہ نے اُن کو اس سنت کے زندہ کرنے کی توفیق بخشی، جو فرض ہو جانے کے اندیشہ سے موقوف کر دی گئی تھی۔ لیکن سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہری وصال مبارک کے بعد اس اندیشہ کی اب کوئی وجہ باقی نہ رہ گئی تھی۔ کیونکہ وحی کا سلسلہ بند ہو چکا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سنت کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں دوبارہ زندہ کر دیا۔ اسی لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اللہ کی نعمت فرمایا اور اس توفیق الہی پر

خوش ہوئے۔ بدعت کا لفظ آپ ﷺ نے اس لحاظ سے فرمایا کہ جب سے فرضیت کے اندیشے سے تراویح باجماعت موقوف ہوئی تھی اس کا کوئی وجود نہ تھا۔ اب ایک دم وجود میں آگئی۔ اس نئے طریقہ کے ظہور میں آنے کو بدعت سے ایک گونہ مشابہت ہونے کے اعتبار سے آپ ﷺ نے بدعت کا لفظ فرمادیا۔ حاصل یہ کہ بدعت کے معنی عربی زبان میں نئے اور اچھوتے طریقے کے ہیں۔ آپ ﷺ نے اسی معنی میں یہ لفظ بولا۔ بدعت سے اس کی شرعی حقیقت ہرگز مراد نہ تھی۔

دوسری قابل غور حقیقت یہ بھی ہے کہ حضرات خلفاء راشدین جس طریقہ کو مشروع فرمائیں وہ سنت کے ذیل میں ہی آئے گا۔ اُس کو بدعت نہیں قرار دیا جاسکتا۔ کیونکہ خود سرور کائنات ﷺ نے خلفاء راشدین کی اطاعت و فرمانبرداری کی وصیت فرمائی۔ چنانچہ فرمایا۔

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمُهْتَدِينَ
تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَصُوا عَنْهَا بِالنَّوَاجِذِ

ترجمہ:- میری اور میرے خلفاء راشدین کی سنت کی پابندی کرو جو ہدایت یافتہ ہیں اس سنت کو تم مضبوطی سے پکڑے رکھنا اور اس کو اپنی داڑھوں کے نیچے خوب دبالینا۔

ابو اسحاق حمدا نی سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رمضان میں رات کے اول حصہ میں گھر سے باہر نکلے اور مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کہ چراغ جل رہے ہیں کتاب اللہ کی تلاوت کی جا رہی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر ابن خطاب (رضی اللہ عنہ)! اللہ تعالیٰ تیری قبر کو نور سے بھر دے جس طرح تو نے اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو قرآن سے منور کیا۔ ﴿کنز العمال حصہ ہفتم﴾

روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ کے گھر مسجد میں قنیل

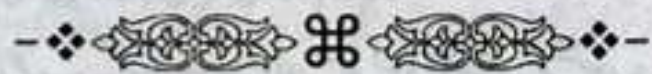
روشن کرتا ہے ستر ہزار فرشتے اُس قنیل کے بجھنے تک روشن کرنے والے کے لئے دُعائے مغفرت اور استغفار کرتے رہتے ہیں۔ ﴿غنیۃ الطالبین باب نماز تراویح: ۳۶۷﴾

نماز تراویح میں ختم قرآن کا اہتمام

امام ابن ابی شیبہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حسن بیان کرتے ہیں کہ جو شخص رمضان میں امامت کرائے وہ مقتدیوں پر آسانی کرے اگر وہ آہستہ قرأت کرتا ہو تو رمضان میں ایک قرآن ختم کرے اور اگر درمیانی قرأت کرتا ہو تو ڈیڑھ قرآن ختم کرے اور اگر تیز قرأت کرتا ہو تو رمضان میں دو ختم کرے۔ ﴿المصنف ۱۱/۲۶۱/۲ از حافظ ابو بکر بن ابی شیبہ﴾

امام عبدالرزاق اپنی سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ ابو عثمان بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رمضان المبارک میں تین قاری نماز پڑھانے کے لئے مقرر فرماتے جو سب سے تیز قرأت کرنے والا ہوتا اُس کو (ایک رکعت میں) تیس آیات پڑھنے کا حکم دیتے درمیانی قرأت کرنے والے کو پچیس آیات پڑھنے کا حکم دیتے اور آہستہ قرأت کرنے والے کو بیس آیات پڑھنے کا حکم دیتے۔ ﴿المصنف ۱۱/۲۶۱/۲ از حافظ عبدالرزاق بن ہمام﴾

﴿شرح صحیح مسلم جلد ثانی صفحہ ۵۰۱ از علامہ غلام رسول سعیدی﴾



تراویح کی رکعات

رمضان المبارک کا مہینہ دوسرے تمام مہینوں سے افضل و اعلیٰ ہے اور اس مہینہ میں عبادت کی فضیلت بہت زیادہ ہے اور تراویح اس مہینہ کا خاص عمل ہے جس کے فضائل پہلے ذکر کئے جا چکے ہیں۔ نماز تراویح ایسی عبادت ہے جسے خود حضور نبی کریم ﷺ نے اپنایا اور اپنی امت کو ترغیب بھی دی۔

نماز تراویح کو احادیث مبارکہ میں قیام رمضان کا نام دیا گیا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ نماز عام دنوں کی نماز سے کچھ ممتاز حیثیت رکھتی ہے۔

تراویح کی بیس رکعات ہیں اور یہ بیس رکعات سرکارِ دو عالم ﷺ اور صحابہ کرام سے ثابت ہیں اسی لئے حضرات تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، حضرت امام شافعی، حضرت امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ کے نزدیک تراویح کی بیس رکعات ہیں اور ایک روایت کے مطابق اس سے بھی زیادہ ہیں (بیس سے کم کسی روایت میں نہیں)

چاروں برحق اماموں نے بیس سے کم تراویح کو اختیار نہیں فرمایا۔ آج تک شرق سے مغرب تک پوری دنیا میں اسی پر اہل السنۃ والجماعۃ کا عمل ہے۔ حرمین شریفین میں بھی آج تک اسی پر عمل ہو رہا ہے۔

سعودی عرب کے نامور عالم اور مسجد نبوی ﷺ کے مشہور مدرس مدینہ منورہ کے قاضی ”شیخ علیہ محمد سالم“ نے مسجد نبوی میں نماز تراویح کی ہزار سال سے زیادہ کی تاریخ پر عربی میں ایک مستقل کتاب لکھی ہے۔

جس کا عربی میں نام ہے:

”التَّارَویحُ أَكْثَرُ مِنْ أَلْفٍ عَامٍ فِي الْمَسْجِدِ النَّبَوِيِّ“

اس کتاب میں ترتیب وار ہر صدی کی تاریخی حیثیت کو واضح کیا ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ جو لوگ آٹھ رکعت سے زیادہ تراویح سے منع کرتے ہیں۔ نعوذ باللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر سنت کی مخالفت کا الزام عائد کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں اور سخت گنہگار ہیں۔ بیس تراویح کا عمل ہی سنت ہے اسی پر خیر القرون میں اور اس کے بعد مسجد نبوی میں عمل رہا ہے۔ اس کے برخلاف آٹھ رکعات کے قائل جمہور امت اور فقہائے کرام کے اجماع سے کٹے ہوئے ہیں اور بہت اقلیت میں ہیں اور غلطی پر ہیں نیز وہ خیر القرون کے بہت بعد پیدا ہوئے۔

کیونکہ جن روایات میں آٹھ رکعات کا ذکر ہے اس سے مراد تہجد کی نماز ہے تراویح کی نماز مراد نہیں ہے اور یہ دونوں نمازیں الگ الگ ہیں۔

بیس رکعت نماز تراویح کا سلسلہ وار ثبوت ملاحظہ فرمائیں.....

حضور نبی کریم ﷺ ہمیشہ بیس رکعت نماز تراویح پڑھتے رہے۔

جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

”كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ عِشْرِينَ رَكْعَةً وَالْوُتْرَ ٥“

ترجمہ: کہ نبی کریم ﷺ ہمیشہ رمضان المبارک میں (عشاء کی نماز پڑھنے کے

بعد) بیس رکعت نماز تراویح پڑھا کرتے تھے اور اس کے بعد تین وتر بھی پڑھتے۔

﴿المصنف راز حافظ ابوبکر بن ابی شیبہ ۳۹۴/۲ سنن الکبریٰ للبیہقی ۴۹۶/۲ مجمع الزوائد ۱۷۲/۳﴾

﴿شرح صحیح مسلم جلد ثانی صفحہ ۴۹۵ راز علامہ غلام رسول سعیدی﴾

دو رکعتی میں بیس رکعت تراویح کا ثبوت

مراد رسول امیر المؤمنین سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ماہ رمضان المبارک میں بیس رکعت نماز تراویح پڑھی جاتی تھی۔

﴿الموطا امام مالک کتاب الصلوٰۃ فی رمضان باب ماجاء فی قیام رمضان﴾

﴿معرفۃ السنن والآثار للبیہقی کتاب الصلوٰۃ باب قیام رمضان رقم ۱۳۶۵﴾

سید القراء قاری بارگاہ رسول سیدنا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ لوگوں کو ماہ رمضان المبارک (نماز عشاء کے بعد) مدینہ منورہ میں زمانہ فاروقی میں بیس رکعت نماز تراویح اور تین رکعت نماز وتر پڑھایا کرتے تھے۔

﴿مصنف ابن ابی شیبہ کنز العمال حصہ ہشتم ☆ عمدة القاری﴾

دو رکعتی میں بیس رکعت نماز تراویح کا ثبوت

داماد رسول امیر المؤمنین سیدنا حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بھی نماز تراویح بیس رکعت ہی پڑھی جاتی تھی اور ہدایت قیام کی وجہ سے لائٹوں پر ٹیک لگایا کرتے تھے۔

﴿معرفۃ السنن والآثار للبیہقی کتاب الصلوٰۃ باب قیام رمضان﴾

دو رکعتی میں بیس رکعت نماز تراویح کا ثبوت

حضرت ابو عبد الرحمن سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ داماد رسول امیر المؤمنین سیدنا حضرت امام علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے رمضان المبارک میں قراء حضرات کو بلا کر ان میں سے ایک حافظ کو حکم دیا کہ بیس رکعت نماز تراویح پڑھائے اور وتر

آپ رضی اللہ عنہ خود پڑھاتے تھے۔

﴿السنن الکبریٰ جلد دوم کتاب الصلوٰۃ باب ما روی فی عدد رکعات القیام فی شہر رمضان﴾

﴿معرفۃ السنن والآثار للبیہقی کتاب الصلوٰۃ باب قیام رمضان﴾

﴿کنز العمال حصہ ہشتم ☆ عمدة القاری﴾

ابو حنساء سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے

”اِنَّ عَلَیْہَا اَمْرًا رَّجُلًا یُصَلِّیْ بِہُمْ فِی رَمَضَانَ عِشْرَیْنَ رَکْعَةً ۝“

ایک آدمی کو ارشاد فرمایا کہ رمضان میں مسلمانوں کو بیس رکعات نماز تراویح پڑھائے۔

﴿السنن الکبریٰ جلد دوم کتاب الصلوٰۃ باب ما روی فی عدد رکعات القیام فی شہر رمضان﴾

﴿مصنف ابن ابی شیبہ کنز العمال حصہ ہشتم﴾

اجماع صحابہ

بیس رکعت نماز تراویح پر صحابہ کا اجماع ہے۔ ﴿حجۃ اللہ البالغہ عمدة القاری﴾

دو رکعتی میں بیس رکعت نماز تراویح کا ثبوت

دو رکعتی میں بھی نماز تراویح بیس رکعات ہی پڑھی جاتی تھی۔

﴿معرفۃ السنن والآثار للبیہقی کتاب الصلوٰۃ باب قیام رمضان﴾

﴿مصنف ابن ابی شیبہ جلد دوم ☆ نیل الاوطار﴾

دو رکعتی میں بیس رکعت نماز تراویح کا ثبوت

پیران پیر حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف ”نہجہ الطالبین“ بھی فرماتے ہیں کہ تراویح کی بیس رکعتیں ہیں ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرنا چاہئے بیس رکعت

کے پانچ ترویجہ یعنی ہر چار رکعت کا ایک ترویجہ! ہر چار رکعت کے کچھ دیر کے لئے وقفہ ضروری ہے۔ ﴿غنیۃ الطالبین باب نماز تراویح: ۳۶۷﴾

امام نووی رحمہ اللہ بھی

بیس رکعت نماز تراویح کے قائل اور پڑھتے تھے۔

﴿المجموع شرح المہذب جلد چہارم ☆ کتاب الاذکار﴾

شارح بخاری امام قسطلانی رحمہ اللہ بھی

بیس رکعت نماز تراویح کے قائل اور پڑھتے تھے۔ ﴿مواعظ اللہیہ﴾

امام غزالی رحمہ اللہ بھی

بیس رکعت نماز تراویح کے قائل اور پڑھتے تھے۔ ﴿احیاء العلوم﴾

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ بھی

بیس رکعت نماز تراویح کے قائل اور پڑھتے تھے۔ ﴿معنف ابن ابی شیبہ﴾

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ بھی

بیس رکعت نماز تراویح کے قائل اور پڑھتے تھے۔ ﴿حجۃ اللہ البالغہ﴾

امام ترمذی رحمہ اللہ کا تبصرہ

یکے از محدثین صحاح ستہ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ اکثر اہل علم اسی

طریقہ پر ہیں جو حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور ان کے علاوہ اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تھا وہ یہی کہ نماز تراویح میں رکعات ہیں۔

حضرت امام سفیان ثوری رحمہ اللہ، حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ ہم نے مکہ مکرمہ میں بھی اسی طرح لوگوں کو بیس رکعات نماز تراویح پڑھتے ہوئے پایا ہے۔

﴿جامع ترمذی جلد اول کتاب الصوم﴾

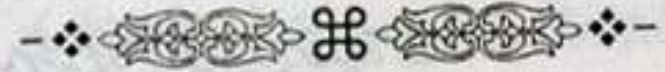
حضرت علامہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے الہدی الساری مقدمہ فتح الباری جلد ۲ ص ۲۵۳ میں تحریر فرمایا ہے کہ

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ کے یہاں یکم رمضان المبارک کی رات کو ان کے تلامذہ واصحاب جمع ہو جاتے تھے اور آپ انہیں نماز تراویح پڑھاتے تھے اور ہر رکعت میں بیس آیات پڑھتے تھے اور یہ سلسلہ ختم قرآن تک اسی طرح چلتا رہتا اور بوقت سحر نماز تہجد میں روزانہ نصف سے تہائی قرآن تک پڑھتے اس طرح ہر تین رات میں ایک مرتبہ پورا قرآن مجید پڑھ لیتے تھے۔

وضاحت:- حضرت امام بخاری رحمہ اللہ کا رمضان المبارک میں یہ

معمول عین سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق تھا جس میں نماز تہجد کے حسن و طول کا عملی نمونہ پایا جاتا ہے اور حضرت علامہ ابن حجر رحمہ اللہ کے فرمان بالا میں بیس آیات سے مراد قرآن مجید کا ایک رکوع ہے جن کی تعداد پانچ سو اٹھاون ہے جبکہ کل آیات کی تعداد چھ ہزار دو سو چھتیس بنتی ہے۔ اور سورہ فاتحہ کی سات آیات ہیں جو ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہیں ان کے علاوہ باقی آیات چھ ہزار دو سو اٹھتیس ہیں۔ پھر آخری پینتیس سورتیں ایک ایک رکوع کی ہیں جبکہ ہر رکعت میں ایک ایک سورت پڑھی جاتی ہے اور ان کی آیات کم ہیں۔ اس کے علاوہ باقی قرآن مجید کی اوسطاً بیس آیات یعنی ایک رکوع ایک رکعت میں پڑھنے سے تو ایک ماہ کے اندر قرآن مجید پورا ہو سکتا

ہے، لیکن اگر یہ کہا جائے کہ نماز تراویح کی آٹھ رکعات ہیں اور امام بخاری رحمہ اللہ بھی آٹھ رکعات ہی پڑھا کرتے تھے جبکہ ہر رکعت میں بیس آیات یعنی ایک رکوع پڑھتے تھے تو اس طرح دو ماہ میں بھی قرآن مجید پورا نہیں ہو سکتا تھا۔ خلاصہ:- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں بیس رکعت نماز تراویح پڑھا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگرد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بھی یہی معمول رہا۔ اس کے بعد صحابہ رضی اللہ عنہم کے شاگرد تابعین رضی اللہ عنہم نے بھی یہی معمول رکھا۔ پھر آئمہ متبوعین مجتہدین اور ان کے مقلدین کا معمول بھی یہی رہا۔ اگر کہیں اختلاف ہے تو وہ بیس سے زیادہ میں ہے یعنی کہیں کوئی چھتیس کا قول کر رہا ہے تو دوسرا چالیس رکعات کا قائل ہے، لیکن یہ بات تو واضح ہے کہ کوئی بھی بیس رکعت سے کم نماز تراویح کا قائل نہیں ہوا۔



نماز تراویح ادا کرنے کا مختصر طریقہ

نماز تراویح کا وقت عشاء کے بعد طلوع فجر تک ہے تراویح قبل عشاء جائز نہیں، اگر کسی شخص کا ایک ترویجہ یا دو ترویجہ رہ گئے تو اولیٰ یہ ہے کہ پہلے تراویح پڑھے، اس کے بعد وتر۔ نماز تراویح دو رکعت کی نیت سے پڑھنا بہتر ہے ہر دو ترویجہ کے درمیان بقدر ایک ترویجہ کے بیٹھنا مستحب ہے ایسے ہی پانچویں ترویجہ اور وتر کے درمیان بھی، لیکن اگر یہ معلوم ہو کہ پانچویں ترویجہ اور وتر کے درمیان بیٹھنا قوم پرگراں ہے تو نہ بیٹھے ترویجوں کے درمیان بیٹھنے کی حالت میں اختیار ہے چاہے تسبیح پڑھیں یا خاموش بیٹھیں، تنہا کی رات سے نصف شب تک تراویح کی تاخیر مستحب ہے اور بعد نصف کے بھی مکروہ نہیں تراویح مردوں، عورتوں سب کیلئے سنت ہے یہ بھی جائز ہے کہ فرض دو تراویح امام پڑھائے اور

تراویح دوسرا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرض اور وتر کی امامت فرماتے تھے اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تراویح کی۔ تراویح کی قضا نہیں، ایک شخص نے عشاء تنہا پڑھی اس کو تراویح امام کے ساتھ پڑھنا جائز ہے۔ تراویح میں ایک مرتبہ ختم قرآن سنت ہے قوم کی کالی اور سستی کی وجہ سے نہ چھوڑا جائے اور دو مرتبہ ختم فضیلت ہے اور تین مرتبہ افضل ہے۔ تراویح کی دونوں رکعت میں قرأت برابر کرنا افضل ہے قرآن پاک کے ختم ہونے کے بعد بیٹھنے کے باقی ایام میں تراویح نہ چھوڑی جائے، کیونکہ وہ بھی سنت ہے اور ترک کرنا گناہ ہے۔ جو شخص (دو گناہ) فاسد ہو گیا، اس میں جس قدر قرآن پڑھا گیا تھا شمار نہ کیا جائے گا، نماز کے اعادہ کے ساتھ اس قدر قرآن پاک بھی اعادہ کیا جائے۔ ختم قرآن کے بعد جہاں خالی تراویح پڑھی جاتی ہیں یا دیہات میں جہاں حافظ میسر نہیں تراویح میں سورہ فیل سے آخر تک پڑھیں۔

یہ مکروہ ہے کہ مقتدی بیٹھے رہیں اور جب امام رکوع کے قریب ہو تو کھڑے ہو جائیں، حافظ اگر غلط پڑھے تو اسے لقمہ دینا جائز ہے۔ ہمارے ملک میں بے علم حافظوں کا دستور ہے کہ وہ حافظ کو بہلانے کیلئے کھانتے، کھنکھارتے یا اور ایسی ہی حرکات کرتے ہیں اور بعض تو اس قدر جری اور بے باک ہیں کہ اس کا وقار کم کرنے کیلئے یا اس کے حافظ کا امتحان لینے کی غرض سے غلط بتا دیتے ہیں یہ سخت منع اور نہایت قبیح حرکتیں ہیں اور قرآن کو غلط پڑھنا یا صحیح پڑھنے والے کو قصداً غلطی میں مبتلا کرنے کی کوشش کرنا عظیم گناہ ہے اللہ تعالیٰ پناہ میں رکھے۔

تابالغ کے کی امامت

صحیح یہ ہے کہ تراویح بلکہ کسی نفل میں بھی تابالغ کی امامت جائز نہیں ہمارے ملک میں یہ غلط دستور ہے کہ تابالغ کو تراویح میں امام بنالیتے ہیں اس سے احتراز چاہئے۔

مسائل رمضان: ۸۸ علامہ سید محمود احمد رضوی رحمہ اللہ

تسبیح تراویح

”سُبْحَنَ دِي الْمَلِكِ وَالْمَلَكُوتِ سُبْحَنَ دِي الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ
وَالْقُدْرَةِ وَالْكَهْرِبَاءِ وَالْجَبَرُوتِ سُبْحَنَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَنَامُ
وَلَا يَمُوتُ سُبْحَنَ قُدُّوسِ رَبِّنا وَرَبِّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوحِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
نَسْتَغْفِرُ اللَّهَ نَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُكَ مِنَ النَّارِ اللَّهُمَّ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مَجِيدُ
يَا مَجِيدُ يَا مَجِيدُ ۝ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

ترجمہ:- پاک ہے وہ زمین و آسمان کی بادشاہی کرنے والا پاک ہے عزت
اور بزرگی اور ہیبت اور قدرت اور بڑائی اور دب دے والا پاک ہے بادشاہ وہ حقیقی جو
سدا زندہ ہے جو نہ کبھی سوتا ہے اور نہ ہی مرے گا۔ بہت ہی پاک اور بہت ہی مقدس
ہے۔ ہمارا اور فرشتوں اور روح کا پروردگار۔ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ ہم
اللہ سے مغفرت چاہتے ہیں۔ (اے اللہ جل سلطنت) تجھ سے جنت کا سوال کرتے
ہیں اور جہنم کی آگ سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ اے اللہ ہم کو عذاب سے بچ لے
اے بچانے والے اے بچانے والے۔

ہے پاک منزہ خداوند میرا مالک ملک ملک و
روحان جسامں دا ہے مالک نالے زمین ملک و
پاک ہے عزت عظمت والا بہت ای قدرت والا
ذات صفات بزرگ ہے اُسی ادھو سب تمیں مطلق
قادر ہے خداوند میرا سب اُسی بادشاہی
زندہ دائم ’ مَرُوءِ سَوُوءِ ‘ اے ادھو پاک الہی
ہے قدوس خداوند عالی ہر عیبوں نقصانوں
پاک خدا دی ذات ہمیشہ نقصوں آتے زبانوں
ساڈا ہے ادھو پالن ہارا ’ پالے ہر اک تائیں
روحان تے فرشتیاں دا ہے ادھو میرا رب سائیں
یا رب دوزخ دی آگ ڈاڈی رحمت نال بچائیں
خاتمہ خیر عنایت کر کے ساتھ رسول ملائیں

احکام و مسائل تراویح

﴿۱﴾..... ماہ رمضان المبارک میں نماز عشاء کے بعد بیس رکعت نماز تراویح پڑھنا
مردوں اور عورتوں کے لئے بالا جماع سنت مؤکدہ ہے۔ اگر کوئی شخص ترک کرے گا
تو وہ سنت کا تارک ہوگا۔ الدر المختار کتاب الصلاة باب الوتر والنوافل ج ۲ ص ۵۹۶
﴿۲﴾..... یہ نماز دس سلاموں کے ساتھ مسنون ہے یعنی دو دو رکعت کی نیت کرے
اور ہر دو گانے پر سلام پھیرے اور ہر چار رکعت کے بعد بیٹھ کر آرام کرے اس کو
ترویجہ کہتے ہیں اس طرح پانچ ترویجے ہوتے ہیں۔

﴿۳﴾..... اس کا وقت عشاء کے بعد شروع ہو کر طلوع صبح صادق سے پہلے تک
ہے خواہ وتروں سے پہلے پڑھے یا بعد میں دونوں طرح جائز ہے۔ لیکن وتروں سے
پہلے پڑھنا افضل ہے اور تراویح کی نماز عشاء کی نماز کے تابع ہے پس جو تراویح
نماز عشاء سے پہلے ادا کی اُن کا شمار تراویح میں نہیں ہوگا۔ اُن کا اعادہ کیا جائے گا۔
﴿۴﴾..... تراویح میں جماعت سنت کفایہ ہے۔ یعنی اگر محلے کی مسجد میں نماز
تراویح جماعت سے پڑھی گئی اور کوئی شخص گھر میں اکیلا نماز پڑھے تو گنہگار نہ ہوگا۔
لیکن اگر تمام محلے والے نماز تراویح جماعت سے نہ پڑھیں تو سب ترک سنت کی
وجہ سے گنہگار ہوں گے اور اگر کچھ لوگوں نے گھر میں جماعت سے نماز پڑھ لی تو ان
لوگوں نے جماعت کی فضیلت پائی، لیکن مسجد کی فضیلت نہیں پائی۔

﴿۵﴾..... اگر عذر وغیرہ کسی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے تو اس کو بھی تراویح کا پڑھنا
سنت ہے۔ اگر نہیں پڑھے گا تو سنت کے ترک کا گناہ ہوگا۔

﴿۶﴾..... گھر یا مسجد میں تراویح پڑھانے کیلئے کسی شخص کو اجرت پر مقرر کرنا مکروہ

ہے۔ اگر حافظ کے دل میں اجرت لینے کا خیال نہیں تھا اور لوگوں نے حافظ کی خدمت کے طور پر دے دیا تو اس کا لینا دُرست ہے اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اور اگر حافظ لینے کے خیال سے پڑھتا ہے اگرچہ زبان سے نہیں کہتا تو یہ بھی دُرست نہیں ہے۔

﴿۷﴾..... اگر عشاء کے فرض اور وتر ایک شخص پڑھائے اور تراویح دوسرا شخص پڑھائے تو یہ بھی جائز ہے۔ اسی طرح اگر فرض ایک شخص پڑھائے اور وتر دوسرا شخص پڑھائے تو یہ بھی دُرست ہے۔

﴿۸﴾..... کتاب الصلاۃ الباب التاسع فی النوافل فی التراویح ج ۱ ص ۱۱۸

﴿۸﴾..... تا بالغ لڑکے کی امامت بالغوں کیلئے تراویح و نفلوں میں بھی جائز نہیں۔

﴿۹﴾..... اگر کسی روز کی کل یا بعض تراویح فوت ہو جائیں تو سنتوں کی طرح اس کو بھی قضا نہ کرے۔

﴿۱۰﴾..... اگر سب لوگوں نے عشاء کے فرض جماعت سے نہیں پڑھے تو اُن کو تراویح کی نماز جماعت سے پڑھنا جائز نہیں ہے اس لئے تراویح کی جماعت فرض نماز کی جماعت کے تابع ہے۔ لیکن اگر لوگ عشاء کی نماز جماعت سے پڑھ کر تراویح جماعت سے پڑھ رہے ہوں تو ایسے شخص کو جس نے عشاء کی نماز علیحدہ پڑھی ہو اُن لوگوں کے ساتھ شریک ہو کر تراویح کا جماعت سے پڑھنا دُرست ہے۔ پس اگر کوئی شخص ایسے وقت مسجد میں پہنچے کہ نماز عشاء کی جماعت ہو چکی ہو بلکہ تراویح کی بھی کچھ رکعتیں ہو چکی ہوں تو اُس کو چاہئے کہ پہلے عشاء کی فرض نماز پڑھ کر دو رکعت نماز سنت پڑھے پھر نماز تراویح میں جماعت کے ساتھ شریک ہو جائے اور وتر بھی جماعت کے ساتھ پڑھے اور اس درمیان میں تراویح کی جتنی رکعتیں ہو چکی ہیں۔ وہ اُن کو نماز وتر کے بعد پڑھ لے۔

﴿الدراختار کتاب الصلاۃ باب الوتر والنوافل ج ۲ ص ۶۰۳﴾

﴿۱۱﴾..... اگر فرض اور تراویح جماعت سے نہ پڑھے ہوں تو وتر جماعت سے نہ پڑھے۔

﴿۱۲﴾..... افضل یہ ہے کہ تراویح کے ہر دو گانے پر نئی نیت کرے۔

﴿رد المحتار کتاب الصلاۃ باب الوتر والنوافل بحث صلاۃ التراویح ج ۲ ص ۵۹۷﴾

﴿۱۳﴾..... ماہ رمضان میں تراویح میں ایک مرتبہ قرآن پاک کا ترتیب وار پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ لوگوں کی کاہلی و سستی کی وجہ سے اس کو ترک نہیں کرنا چاہئے۔ لیکن اگر لوگ اس قدر مست ہوں اور یہ اندیشہ ہو کہ اگر پورا قرآن مجید پڑھا جائے تو لوگ نماز میں نہیں آئیں گے اور جماعت ٹوٹ جائے گی یا ان کو بہت ناگوار ہوگا تو بہتر یہ ہے کہ جس قدر پڑھنا لوگوں کو گراں نہ گزرے اسی قدر پڑھا جائے یا سورۃ الم ترکیف سے سورۃ الناس تک کی دس سورتوں میں سے ایک سورۃ ہر رکعت میں پڑھے۔ دو دفعہ ایسا کرنے سے بیس رکعتیں ہو جائیں گی یا اور جو سورتیں چاہے پڑھے قرأت میں جلدی نہ کرے۔

﴿۱۴﴾..... قرأت اور ارکان کی ادا میں جلدی کرنا مکروہ ہے اور جتنی ترتیل زیادہ ہو بہتر ہے۔ یوں ہی تَعَوُّذ، تَسْمِیۃ، تَسْبِیح کا چھوڑ دینا بھی مکروہ ہے۔

﴿الفتاویٰ الہندیۃ کتاب الصلاۃ الباب التاسع فی النوافل فی التراویح ج ۱ ص ۱۱۷﴾

﴿الدراختار کتاب الصلاۃ باب الوتر والنوافل ج ۲ ص ۶۰۳﴾

﴿۱۵﴾..... اگر عالم حافظ بھی ہو تو افضل یہ ہے کہ خود پڑھے دوسرے کی اقتداء نہ کرے اگر امام غلط پڑھتا ہو تو مسجد محلہ چھوڑ کر دوسری مسجد میں جانے میں حرج نہیں۔ یوں ہی اگر دوسری جگہ کا امام خوش آواز ہو یا ہلکی قرأت پڑھتا ہو یا مسجد محلہ میں ختم نہ ہوگا تو دوسری مسجد میں جانا جائز ہے۔

﴿الفتاویٰ الہندیۃ کتاب الصلاۃ الباب التاسع فی النوافل فی التراویح ج ۱ ص ۱۱۷﴾

﴿۱۶﴾.....متاخرین نے ختم تراویح میں تین بار قل ھواللھ پڑھنا مستحب کہا ہے ختم کے وقت آخری رکعت میں سورہ بقرہ کے پہلے رکوع سے ”الم سے مفلحون“ تک پڑھنا بہتر و مستحب ہے۔ ﴿بہار شریعت حصہ چہارم تراویح کا بیان﴾

﴿۱۷﴾.....بعض لوگ نماز تراویح کی جماعت کے دوران بیٹھے رہتے ہیں اور جب امام رکوع میں جانے لگے تو یہ بھی جلدی سے شریک ہو جاتے ہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے کیونکہ ایسا کرنے سے نماز سے بے رغبتی اور سستی کا اظہار ہوتا ہے اور منافقوں کی مشابہت بھی ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ”جب منافقین نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو مرے دل سے کھڑے ہوتے ہیں“ اس لئے شروع سے ہی نماز میں شریک ہو جانا چاہیے اور ایسی حرکات سے بچنا چاہئے جن کے کرنے سے بندہ منافق بن جاتا ہے اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے آمین۔ ﴿بہار شریعت حصہ چہارم تراویح کا بیان﴾

﴿۱۸﴾.....ایسے لوگوں کو ختم قرآن کا ثواب نہیں ملتا۔ کیونکہ ثواب کے مستحق وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو نماز میں ہی قرآن مجید سنتے ہیں۔ یہ لوگ محض تسامیل سے اپنا ثواب کھودیتے ہیں اداۓ نماز میں ایسی کسلاہٹ ایک قسم کی منافقت ہے۔

﴿۱۹﴾.....ہر ترویجہ یعنی چار رکعت کے بعد تھوڑی دیر آرام کر لینا مستحب ہے۔ جب درمیان میں آرام کے لیے بیٹھے تو اختیار ہے کہ خاموش رہے یا قرآن مجید آہستہ پڑھے یا تسبیح پڑھے۔

﴿۲۰﴾.....تراویح میں ایک بار قرآن مجید ختم کرنا سنت مؤکدہ ہے اور دو مرتبہ فضیلت اور تین مرتبہ افضل۔ لوگوں کی سستی کی وجہ سے ختم کو ترک نہ کرے۔

﴿الدراختار کتاب الصلاة باب الوتر والنوافل ج ۲ ص ۶۰۱﴾
﴿۲۱﴾.....اگر ایک ختم کرنا ہو تو بہتر یہ ہے کہ ستائیسویں شب میں ختم ہو پھر اگر

اس رات میں یا اس کے پہلے ختم ہو تو تراویح آخر رمضان تک برابر پڑھتے رہیں کہ سنت مؤکدہ ہے۔

﴿التقاویٰ المحمدیہ کتاب الصلاة الباب التاسع فی النوافل فی التراویح ج ۱ ص ۱۱۸﴾
﴿۲۲﴾.....امام سے غلطی ہوئی کوئی سورت یا آیت چھوٹ گئی تو مستحب یہ ہے کہ اسے پہلے پڑھ کر پھر آگے پڑھے۔

﴿۲۳﴾.....دو رکعت پر بیٹھنا بھول گیا کھڑا ہو گیا تو جب تک تیسری کا سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے اور سجدہ کر لیا ہو تو چار پوری کر لے مگر یہ دو شمار کی جائیں گی اور جو دو پر بیٹھ چکا ہے تو چار ہوئیں۔

﴿التقاویٰ المحمدیہ کتاب الصلاة الباب التاسع فی النوافل فی التراویح ج ۱ ص ۱۱۸﴾
﴿۲۴﴾.....شبینہ کہ ایک رات کی تراویح میں پورا قرآن پڑھا جاتا ہے جس طرح آج کل رواج ہے کہ کوئی بیٹھا باتیں کر رہا ہے کچھ لوگ لیٹے ہیں کچھ لوگ چائے پینے میں مشغول ہیں کچھ لوگ مسجد کے باہر حقہ نوشی کر رہے ہیں اور جب جی میں آیا ایک آدھ رکعت میں شامل بھی ہو گئے یہ ناجائز ہے۔ ﴿بہار شریعت حصہ چہارم تراویح کا بیان﴾

﴿۲۵﴾.....ہمارے امام اعظم رحمہ اللہ رمضان شریف میں اکٹھ ختم کیا کرتے تھے تیس دن میں اور تیس رات میں اور ایک تراویح میں اور پینتالیس برس عشاء کے وضو سے نماز فجر پڑھی ہے۔ ﴿بہار شریعت حصہ چہارم تراویح کا بیان﴾

﴿۲۶﴾.....حضور غوث پاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نماز تراویح میں پورا قرآن مجید پڑھنا مستحب ہے تاکہ اس طرح لوگ پورے قرآن کو سن لیں اور قرآن میں جو اوامر و نواہی نصائح اور بصائر ہیں۔ اُن سے واقف ہو جائیں۔ پوری تراویح میں ایک ختم سے زیادہ پڑھنا اچھا نہیں تاکہ مقتدیوں کو کوئی دشواری نہ ہو اور وہ تنگدل ہو

کراکت نہ جائیں۔ جماعت سے کراہت نہ پیدا ہو اور ان کا ثواب عظیم اور اجر جزیل فوت نہ ہو جائے اور چونکہ یہ تمام وقتیں ان کو امام کی وجہ سے پیش آئیں گی اس لئے امام کا گناہ گناہ عظیم ہوگا۔ (غنیۃ الطالبین باب نماز تراویح: ۳۶۷)

نماز تراویح کے وقت سے متعلق احکام

۱..... نماز تراویح کا وقت رمضان المبارک کا چاند نظر آنے کی رات ہی سے شروع ہو جاتا ہے اور پورا مہینہ نماز تراویح پڑھی جاتی ہے جب شوال کا چاند نظر آ جائے اس دن ختم ہو جاتی ہے۔

۲..... تراویح میں جلدی کی خاطر عشاء کی اذان وقت داخل ہونے سے پہلے دے دی جائے جو کہ صریح غلط ہے۔

۳..... اگر کوئی تراویح نہ پڑھ سکے اور صبح صادق ہو جائے تو اب اس کی قضاء نہیں صرف توبہ و استغفار کیا جائے۔

۴..... تراویح کی نماز عشاء کے فرضوں کے تابع ہے لہذا اگر عشاء کے فرض تراویح اور وتر وغیرہ سب پڑھ لینے کے بعد معلوم ہوا کہ عشاء کے فرض ادا نہیں ہوئے تھے (مثلاً معلوم ہوا کہ عشاء کے فرض میں وضو نہیں تھا یا اور کوئی ایسی غلطی ہو گئی تھی جس کی وجہ سے نماز نہیں ہوئی) تو عشاء کے فرض لوٹانے کے ساتھ تراویح بھی لوٹائی جائیں گی۔ البتہ وتر لوٹانے کی ضرورت نہیں کیونکہ وتر کی نماز عشاء کے فرضوں کے تابع نہیں ہے بلکہ وہ مستقل نماز ہے۔

۵..... کتاب الصلاة الباب التاسع فی النوافل فی التراویح جلد اول

تراویح کی رکعت میں غلطی اور سجدہ سہو ہونے کے متعلق احکام

۱..... نماز تراویح میں اگر امام سے کہیں بھول ہو جائے تو مقتدیوں کو

سُبْحَانَ اللَّهِ کے الفاظ کے ساتھ امام کو آگاہ کرنا چاہئے۔

۲..... جس مقتدی کی ایک یا دو رکعت چھوٹ گئی تھیں اور اس نے امام کے سلام پھیرنے سے پہلے ہی بھول کر سلام پھیر دیا تو اس پر سجدہ سہو لازم نہیں اور اگر امام کے لفظ السلام کہنے کے بعد بھولے سے سلام پھیر دیا تو اس پر سجدہ سہو لازم ہے جس کو وہ اخیر میں کرے گا۔

۳..... اگر تراویح کی کوئی رکعت فاسد ہو جائے تو اس میں پڑھا ہوا قرآن مجید بھی دہرانا چاہئے تاکہ تمام قرآن مجید صحیح نماز میں ختم ہو اسی طرح اگر کوئی آیت چھوٹ گئی اور کچھ حصہ آگے پڑھ کر یاد آیا کہ فلاں آیت چھوٹ گئی ہے تو اس چھوٹی ہوئی آیت کے پڑھنے کے بعد آگے پڑھے ہوئے حصہ کا اعادہ بھی مستحب ہے۔

۴..... اگر تراویح کی رکعت میں شبہ ہو مثلاً بعض کہیں کہ اٹھارہ ہوئیں اور بعض کہیں کہ بیس ہوئی اور دونوں فریقوں کو اپنی اپنی بات کا یقین ہو تو امام جس طرف ہوگا اس جماعت کا قول معتبر ہوگا اور اگر خود امام کو شک ہو اور مقتدی آپس میں اختلاف کریں تو اس صورت میں مقتدیوں میں جو لوگ امام کے نزدیک زیادہ قابل اعتبار ہیں ان کی بات مانی جائے گی۔

۵..... نیز بات چیت کرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے امام بات چیت کرے تو سب کی نماز ٹوٹ جائے گی اور اگر امام نے بات چیت نہیں کی تو جس نے کی اس کی نماز ٹوٹ جائے گی۔

۶..... اگر وتر پڑھنے کے بعد یاد آیا کہ تراویح کی کچھ رکعتیں رہ گئی ہیں تو ان کو بھی وٹروں کے بعد جماعت کے ساتھ پڑھنا چاہئے اور اس صورت میں وٹروں کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

۷..... اگر تراویح کی پہلی رکعت میں کوئی بھولے سے بیٹھ گیا تو اگر تین

بَارِسْبَحَانَ رَبِّیَ الْأَعْلٰی کہنے کی مقدار یا اس سے زیادہ دیر بیٹھا رہا پھر کھڑا ہوا تو سجدہ سہولازم ہوگا اور اس سے کم دیر بیٹھا پھر کھڑا ہو گیا تو سجدہ سہولازم نہیں۔

﴿۷﴾..... ایک رکعت یا تین رکعت پر سلام پھیر کر یاد آیا کہ ایک یا تین رکعتیں ہوئی ہیں تو جب تک نماز کے خلاف کوئی عمل نہیں کیا اس وقت تک کھڑے ہو کر ایک یا تین رکعتیں ملا کر نماز مکمل کریں۔ آخری دور رکعتیں تراویح شمار ہوں گی اور پہلی دور رکعت نفل ہو جائیں گی۔ پہلی دور رکعتوں میں پڑھا ہوا قرآن مجید بھی دوبارہ پڑھنا ہوگا۔

﴿۸﴾..... اگر کسی شخص نے بھول کر دو کی بجائے چار رکعت تراویح پڑھ لی اور دوسری رکعت پر قعدہ بھی بھولے سے نہیں کیا اور سجدہ سہو بھی نہیں کیا تو ایسی صورت میں پہلی دور رکعتیں فاسد ہو گئیں اور دوسری دور رکعتیں سجدہ سہو نہ کرنے کی وجہ سے واجب الاعداء ہوں گی۔ (یعنی دوبارہ پڑھنی ہوں گی)

﴿۹﴾..... اگر کسی نے دو رکعت نماز تراویح کی نیت باندھی لیکن دوسری رکعت میں تشهد پڑھنے کے بعد بھولے سے کھڑا ہو گیا اور تیسری اور چوتھی رکعت بھی ملا لی تو چاروں رکعتیں تراویح میں شمار ہو جائیں گی اور سجدہ سہو کی ضرورت نہیں ہوگی کیونکہ تراویح ایک سلام سے چار رکعت پڑھنا صحیح ہے۔

﴿۱۰﴾..... اگر کسی نے تراویح کی تین رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا تو دیکھا جائے گا کہ دوسری رکعت میں قعدہ کیا تھا یا نہیں اگر قعدہ کر لیا تھا تو پہلی دور رکعتیں تراویح ہو جائیں گی اور آخر کی ایک رکعت ضائع ہو جائے گی اور اس صورت میں تیسری رکعت میں پڑھا ہوا قرآن بھی لوٹانا پڑے گا۔ ایسی صورت میں چار رکعتیں مکمل کر کے سجدہ سہو کر لینا چاہئے تاکہ ایک رکعت ضائع نہ ہو بلکہ چاروں رکعتیں تراویح بن جائیں مگر جب کہ چار مکمل کرنے سے پہلے ہی تیسری رکعت پر سلام

پھیر لیا تو اب دو رکعت نفل کی قضاء پڑھنا واجب ہوگی۔

اور اگر اس صورت میں دوسری رکعت پر قعدہ بالکل نہیں کیا اور اسی طرح تین رکعتیں مکمل کر کے سلام پھیر دیا تو اب یہ پوری نماز ضائع ہو گئی اب یہ دو رکعت تراویح دوبارہ پڑھنی پڑیں گی اور ان تین رکعات میں جتنا قرآن مجید پڑھا تھا اس پورے کو بھی لوٹانا پڑے گا۔

﴿۱۱﴾..... تراویح کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ سورت ملانا یا کچھ آیات پڑھنا واجب ہے۔ لہذا اگر تراویح کی کسی رکعت میں بھولے سے سورت ملانا رہ جائے تو سجدہ سہو واجب ہے۔

﴿۱۲﴾..... نماز تراویح میں دو سورتوں کے درمیان آہستہ آواز میں بسم اللہ پڑھنا افضل ہے۔ لیکن پورے قرآن مجید میں کسی ایک جگہ بلند آواز سے بسم اللہ پڑھنا سنت ہے تاکہ سامعین کا قرآن سننا بھی پوری طرح سے ہو جائے۔

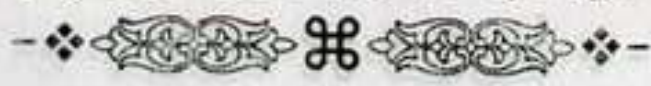
﴿۱۳﴾..... بہتر یہ ہے کہ نماز تراویح کی دونوں رکعتوں میں برابر مقدار کی قرأت کی جائے۔

﴿۱۴﴾..... اگر مقتدی نے آخری قعدہ میں تمام دعائیں پوری نہیں پڑھیں لیکن تشهد پڑھ چکا ہے اور امام نے سلام پھیر دیا تو مقتدی کو بھی سلام پھیر دینا چاہئے۔

﴿۱۵﴾..... ختم قرآن کے بعد اور ہمیشہ نماز تراویح کے بعد دعا مستحب ہے۔

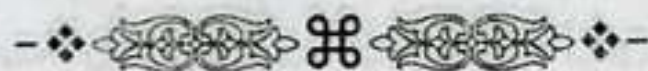
﴿۱۶﴾..... سلام پھیرنے کے بعد کوئی کہتا ہے دو ہوئیں کوئی کہتا ہے تین تو امام کو جو یاد ہو اُس کا اعتبار ہے اگر امام خود بھی تذبذب کا شکار ہو تو جس پر اعتماد ہو اُس کی بات مان لے۔

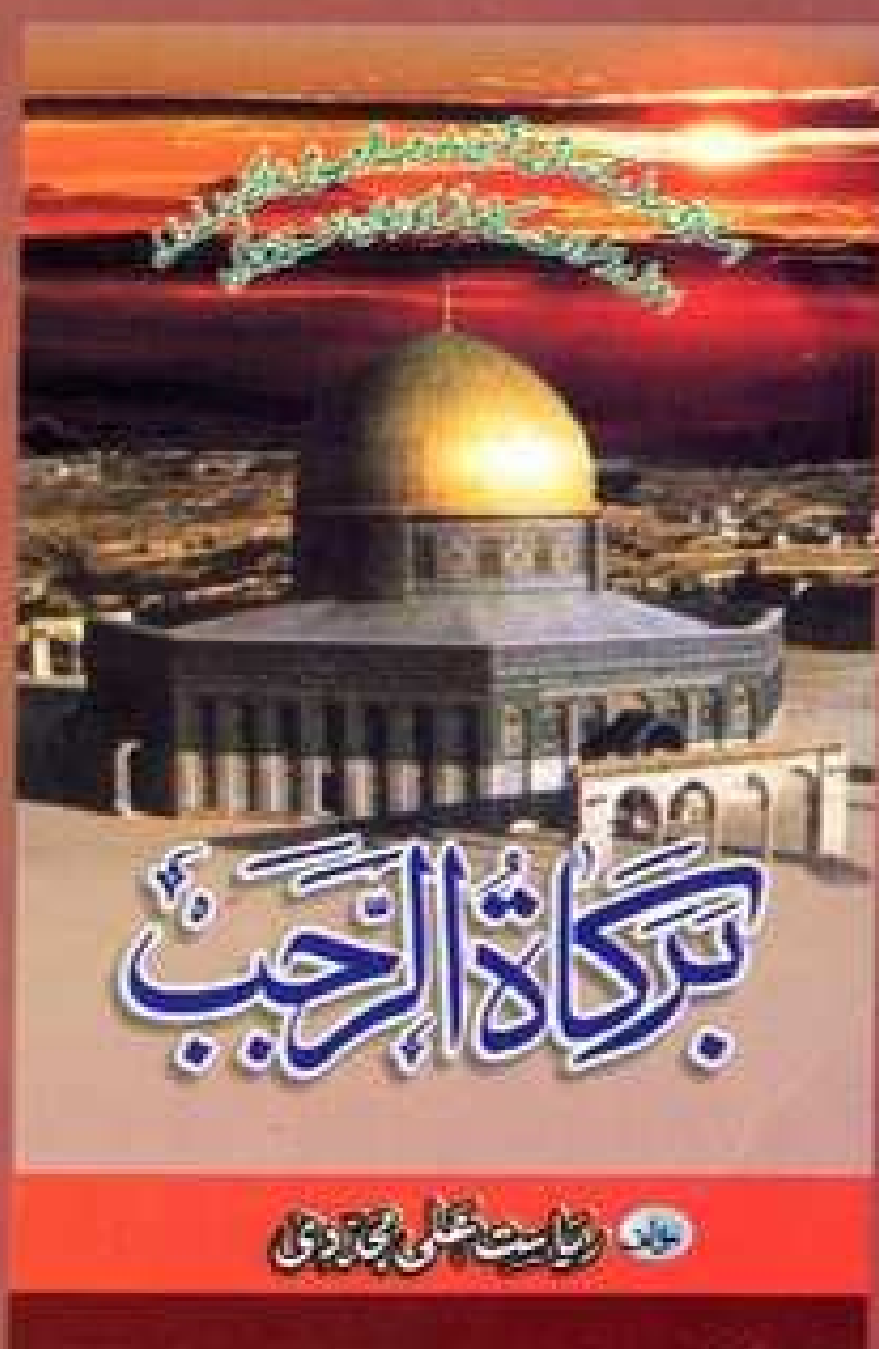
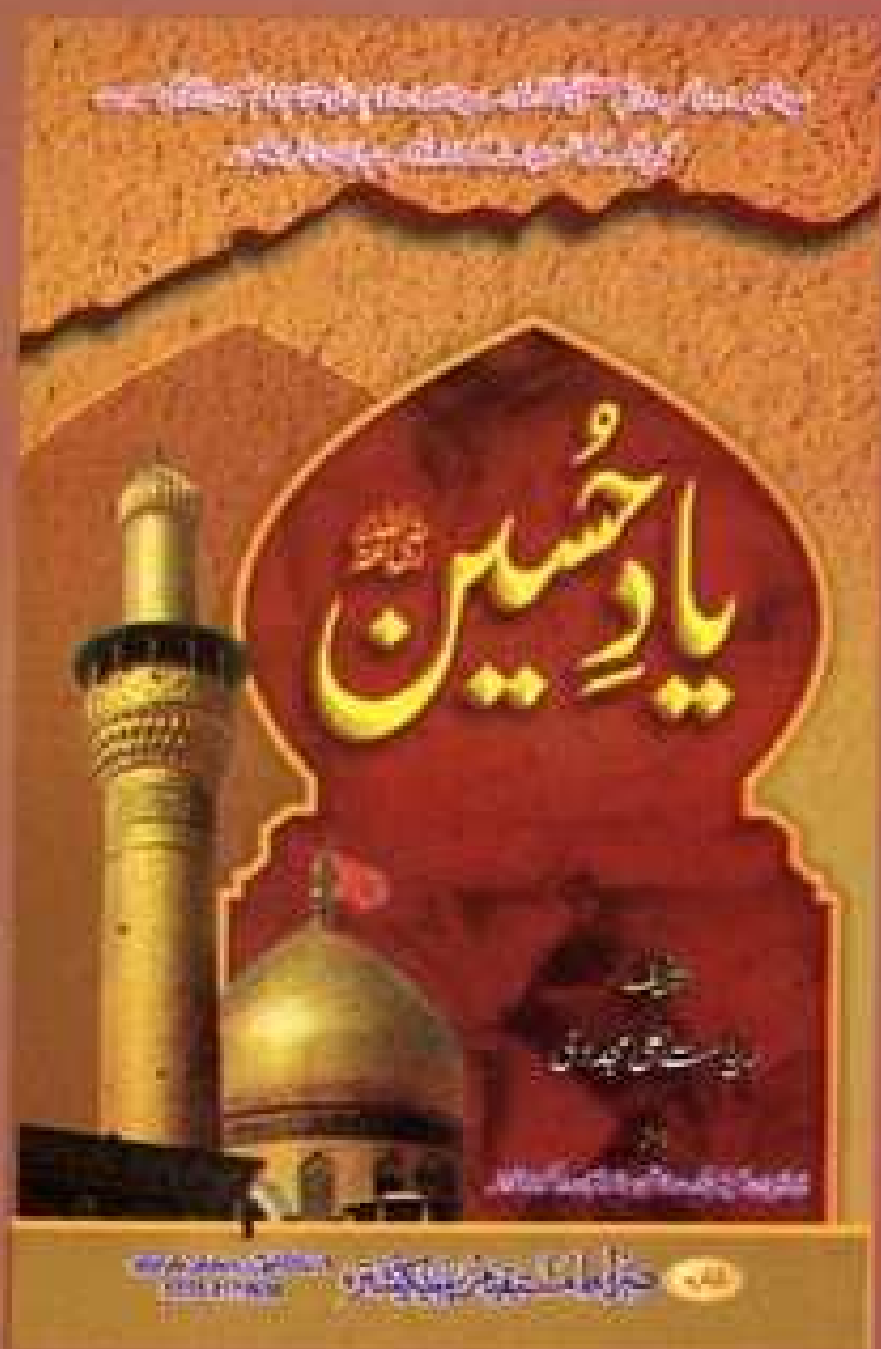
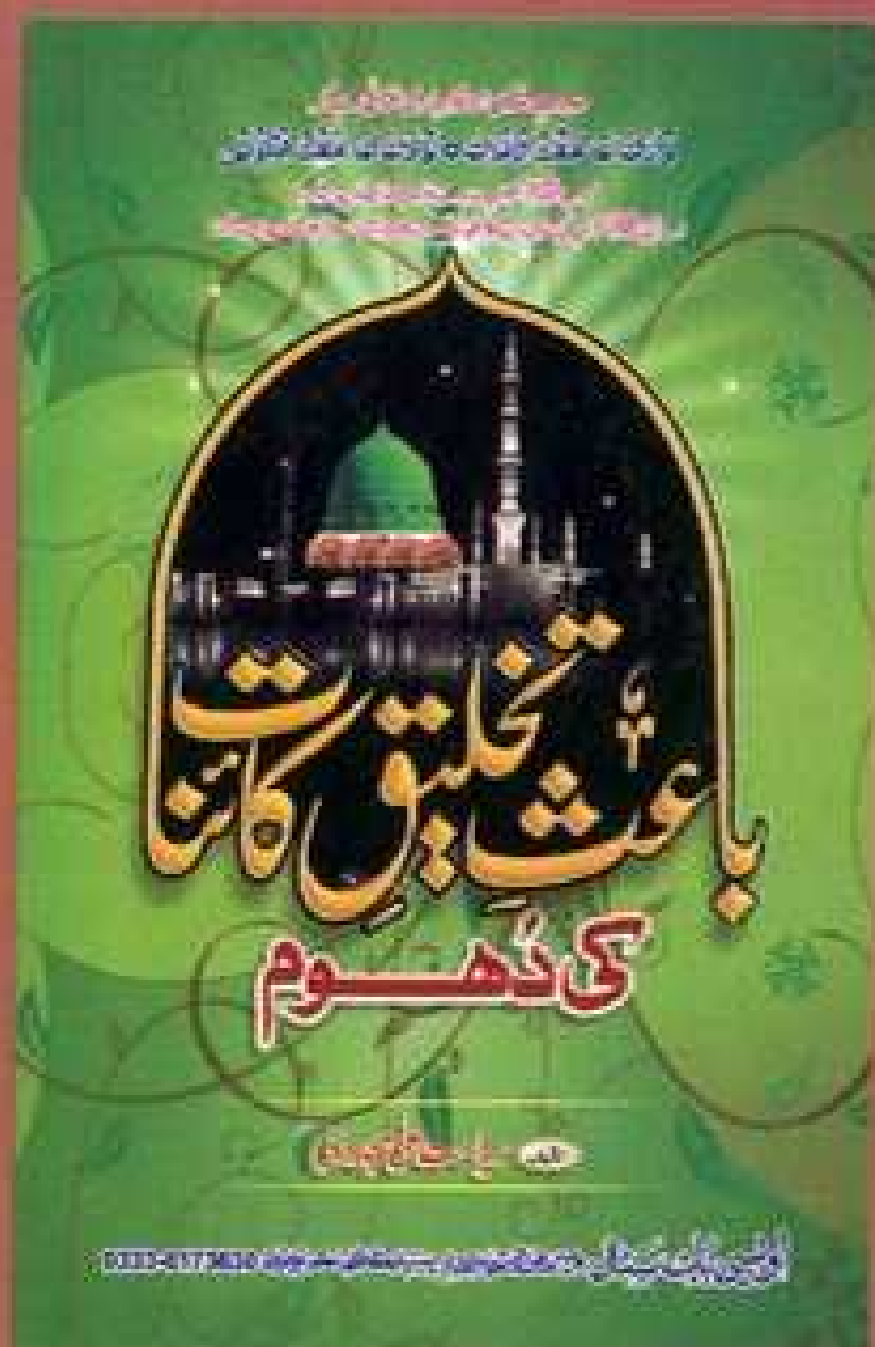
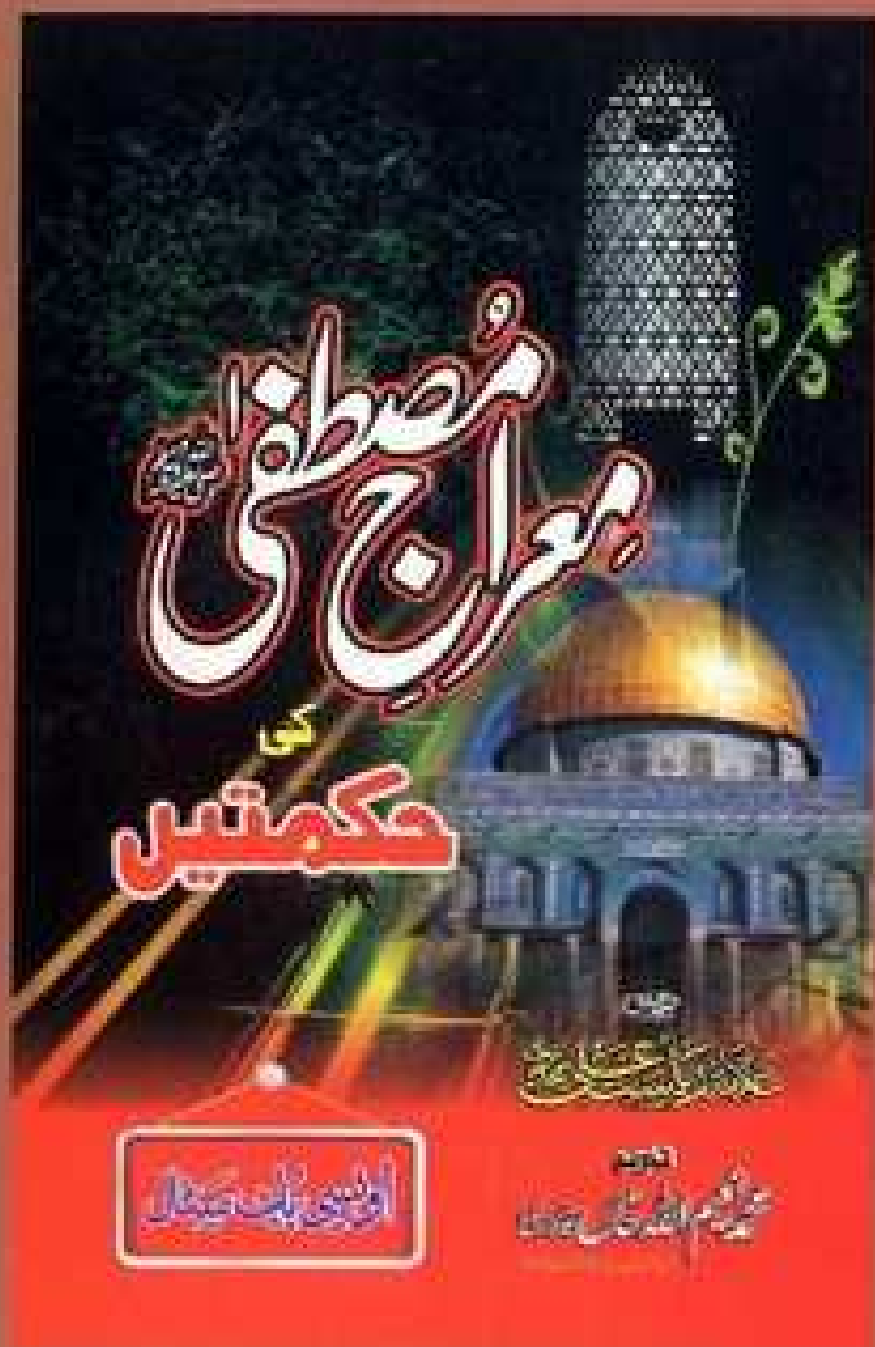
﴿الفتاویٰ الہندیۃ: کتاب الصلاۃ، الباب التاسع فی النوافل فی التراویح، جلد اول﴾



فہرس المراجع والمصادر

- ❖ قرآن پاک ❖ بخاری شریف ❖ مسلم شریف ❖ ترمذی شریف ❖ مشکوٰۃ شریف ❖
❖ بیہقی شریف ❖ المستدرک ❖ ابوداؤد شریف ❖ مسند احمد ❖ شرح صحیح مسلم شریف ❖
❖ کنز العمال ❖ طبرانی شریف ❖ شعب الایمان للبیہقی ❖ ابوداؤد شریف ❖
❖ الترغیب والترہیب رضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور..... ❖ ❖
❖ تفسیر رضیاء القرآن ربیعہ کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ رضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور..... ❖ ❖
❖ تفسیر عزیزی / شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ / نور بیہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور..... ❖ ❖
❖ غنیۃ الطالبین رغوث اعظم پیر عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ..... ❖ ❖
❖ احیاء العلوم امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ..... ❖ ❖
❖ بہار شریعت علامہ امجد علی قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ / فیضان مدینہ پبلی کیشنز کراچی..... ❖ ❖
❖ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر محمد طاہر القادری / منہاج القرآن پبلی کیشنز لاہور..... ❖ ❖
❖ الامن والاعلیٰ / المخلصات شاہ احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ..... ❖ ❖
❖ دلائل النبوة راز امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ..... ❖ ❖
❖ سعادۃ الدین علامہ یوسف نبھانی رحمۃ اللہ علیہ / مکتبہ نبویہ لاہور..... ❖ ❖
❖ ثوبۃ الجالس علامہ عبدالرحمن صفوری رحمۃ اللہ علیہ / مکتبہ قادریہ رضویہ لاہور..... ❖ ❖
❖ آب کوثر مفتی محمد امین صاحب فیصل آباد..... ❖ ❖
❖ مسائل رمضان علامہ سید محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ..... ❖ ❖
❖ سیرت النبی بعد از وصال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۳۷۷۷ راز محمد عبدالحجید صدیقی ایڈووکیٹ فیروز سنز لمیٹڈ لاہور..... ❖ ❖
❖ انفاس العارفین / شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ / تصوف فاؤنڈیشن سمن آباد لاہور..... ❖ ❖
❖ کمالات عزیزی / مولوی ظہیر الدین سید احمد / مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور..... ❖ ❖





الفاروق ایسکال
0346-6172671